Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

KITAB NAGRI SPECIAL

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Posted On Kitab Nagri

اب رہنا ہے سنگ تیرے

عظمیٰ مجاہد

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

کتاب نگری اسپیشل

عیدا سپیشل ناولٹ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا سمجھتا ہے خود کو یہ رومان ملک، چھچھوندر کہیں کا جیسے پورا اسٹاف اسکا غلام ہے۔میری قسمت پھوٹی جو یہاں آگئی۔"

فائلوں کو ٹیبل پہ پٹختے وہ روہانسی ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا؟"عائشہ نے سوالیہ نظروں اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہونا ہے, آپکے لاڈلے ایک لارڈ گورنر جسے گھر میں تو کوئی گھسنے نہیں دیتا اور یہاں آ کے خواہ مخواہ رعب جھاڑتے رہتے ہیں سب پہ۔"

"سیم۔۔"

عائشہ نے آنکھوں سے اسے تنبہی کرنی چاہی۔

"کیا یار جتنا اسکا آفس ہے اتنا ہمارا بھی ہے عائش کتنا کہا تھا کسی تھرڈ پرسن کے پاس جا کے انٹرنشپ کر لیتے پر نا جی آپکو اپنے بھائی کے تلوؤں میں رہنا تھا اور مجھے بھی رکھنا تھا۔"

سامعہ کا بس نہیں چل رہا تھا عائشہ کا سر پھاڑ دے جسکی مانے وہ رومان کے آفس جوائن کیے ہوئے تھی۔

جبکہ عائشہ کی آنکھوں کے اشارے سمجھنے سے وہ ابھی بھی قاصر تھی۔

"کیا ہاں کیا بولو، کیا ہوگا میرے اونچا بولنے سے رومان ملک سن لے گا سن لے ہزار بار سن لے مجھے فرق نہیں پڑتا دیکھنا تم آج ان صاحب کے ساتھ میں کرونگی کیا۔"

سامعہ نے چیزیں ادھر ادھر پٹخنے کے ساتھ کچھ سوچتے عائشہ کو نئی بات کہنی چاہی لیکن اگلے لمحے اسکے اوسان خطا ہو گئے تھے جہاں اپنی پشت پہ ٹھہرے رومان ملک کو دیکھتے اسکی سانس اٹکی تھی۔

"سامعہ میرے آفس میں آئیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

وہ یقیناً اسکی گوہر فشانیوں سے بخوبی محظوظ ہو چکا تھا تبھی حکم صادر کیا گیا۔

عائشہ نے تاسف سے سر ہلاتے اپنے کیبن کا رخ کیا۔

کتنی دیر سے وہ اسے چپ رہنے کے اشارے کر رہی تھی پر ناجی سامعہ امتیاز کو بولنے کی تو بیماری تھی اور وہ بھی حد سے زیادہ بولنے کی۔

مرتا کیا نا کرتا کی تصویر بنے وہ اسکے آفس آئی تھی جہاں وہ کھڑکی کے پاس ٹھہرا باہر بھاگتی دوڑتی گاڑیوں پہ نظریں جمائے کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔

سامعہ نے اضطرابی انداز میں اپنے ارد گرد نظر دوڑاتے حفظ ماتقدم کے طور پہ دیکھا کہیں کوئی ہٹلر گیری کا سامان تو موجود نہیں۔

اسے خو میں مصروف دیکھتے ماہین نے وہاں سے

کھسکنے کا سوچا۔

"پورے پندرہ منٹ، تیس سیکنڈ لیٹ آئی ہیں آپ سامعہ امتیاز اسکے بعد آپ نے پندرہ سیکنڈ واپس مڑنے میں ضائع کیے ہیں۔"

بنا اسکی طرف دیکھے رومان نے روڈ انداز میں کہا تھا۔

وہ کھڑکی سے ہٹتے اپنا رخ دروازے کی طرف کر چکا تھا جبکہ اسکے قدم باہر کی طرف بڑھنے سے رکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اور اب رومان ملک کی طرف اسکی پشت تھی اور قدم بھی آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے۔

طوفان کا مقابلہ کرنا تھا سو پلٹنا پڑا تھا۔

بلیک فارمل ڈریس میں ملبوس ہمیشہ سلیقے سے باندھی گئی ٹائی کی ناب ڈھیلی کیے سامعہ کو وہ کچھ الجھا ہوا سا لگا تھا۔

"جی تو کیا کہہ رہی تھیں آپ؟ رومان ملک کو کوئی گھر نہیں گھسنے دیتا؟"

اسکے روبرو ہوتے سینے پہ ہاتھ باندھے تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لیتا ہوا بولا۔

"نن نہیں میں نے تو بس ایسے ہی غصے میں بول دیا تھا۔"

اس نے جلدی سے وضاحت دی۔

"صیح تو مطلب اب آپ اپنے الفاظ واپس لے رہی ہیں کیونکہ اب آپ کا غصہ اتر چکا ہے؟"

رومان دھیرے دھیرے قدم بڑھائے اسکے سامنے آن رکا تھا۔

سیم کو اندازہ تھا کہ وہ کتنا شدید رد عمل دے سکتا ہے لیکن خاموش رہنا مناسب سمجھا تھا۔

"میں آپ سے مخاطب ہوں آنسہ محترمہ سامعہ صاحبہ۔"

ایک ایک لفظ پہ زور دیتے اس نے جتاتی نگاہوں سے ماہی کو دیکھا۔

"جج جی سوری۔"

Posted On Kitab Nagri

سیم کا دل چاہ رہا تھا کہیں سے سیلمانی

ٹوپی مل جائے اور وہ رومان ملک کی

نگاہوں سے چھپ جائے۔

"کیا کرنے والی ہیں آج آپ انو کھا رومان ملک کے

ساتھ میں اسکا مظاہرہ ضرور دیکھنا چاہونگا۔"

انتہائی سہولت سے کہتے وہ ایک قدم کے فاصلے پہ تھا۔

"توں تو گئی سیم، ہائے میرے چنٹو پنٹو کا کیا ہوگا کون انکا خیال رکھے گا اور میرا شادی کا جوڑا مما جانی کسے دیں گے اس چوہی نشاء کو، ہائے کیسی لگے گی وہ میرا اکترینہ اسٹائل میں سلوایا پنجابی جوڑا پہن کے، ابھی تو میں نے ڈانس اسٹیپ سیکھنے تھے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سامعہ۔۔"

"یا اللہ پلیز آج بچا لو آئندہ تو میں اس آف۔۔"

"سامعہ۔۔"

اب کے وہ باقاعدہ دھاڑتے ساتھ اسکا بازو پکڑ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جج جی۔۔۔"آنسوؤں پلکوں کی باڑ پھلانگتے باہر آئے۔

"کیا کھڑے کھڑے سونے کی بیماری میں مبتلا ہو گئی ہیں؟"دانت کچکچاتے اسکے جبڑوں کی آواز بھی وہ سن سکتی تھی جو ایک جھٹکا دیتے اسکا بازو آزاد کر چکا تھا۔

"بد تمیز انسان کوئی اتنا بھی زور سے پکڑتا ہے کیا نازک لڑکیوں کو اوئی اماں ایک ادھ تو بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی ہو گی میری،اف اب پلستر چڑھوانا پڑے گا انجکشن۔۔۔"

"نن نہیں۔۔"

وہ جو پھر سے سوچوں کے بھنور میں پھنسی تھی ایک دم اونچی آواز میں نہیں بولی تھی رومان طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھا جو شرمندہ سی ٹھہری تھی۔

"کیا نہیں،جہاں نہیں بولنے کا وقت تھا وہاں کنچے کھیلنے کے جیسے چھلانگیں لگاتی پھر رہی تھیں آپ۔"

ہمیشہ لفظوں کو زہر میں بھگو کے مارنے کی عادت صرف رومان ملک میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

سامعہ نے نظروں سمیت گردن بھی جھکا لی تھی۔

"خواجہ انڈسٹری کی فائل مکمل کر کے دیں گی آپ۔"

ایک گہری سانس بھرتے اس نے ٹیبل سے فائل اٹھائے اسکے حوالے کی۔

"جی مم میں ابھی مکمل کر دیتی۔"

Posted On Kitab Nagri

سامعہ کو جان چھوٹنے کے آثار نظر آئے تو جلدی سے

بولی تھی۔

"جلدی والے کام آپ پہلے بھی کئی بار کر چکی ہیں جنکا نتیجہ ہمیشہ مجھے بھگتنا پڑ جاتا ہے اسلیئے غوری کی فائل کے چیدہ چیدہ نکات کو دیکھیں پڑھیں اور آ کے مجھے سمجھائیں کہ انکے ساتھ کنٹریکٹ کرنا فائدے

میں رہے گا نہیں اور اگر رہے گا تو کیوں ؟اور اگر نہیں رہے گا تب بھی کیوں ؟"

اپنی سربراہی کرسی کی طرف بڑھتے ساتھ احکامات جاری کیے۔سامعہ نے زور شور سے سر اثبات میں ہلانا جاری رکھا تھا۔

"اور کوئی کیوں ؟"

چمڑے کی زبان تھی کتنی دیر کو اپنی عادت سے

خاموش رہتی۔

رومان نے حیرت سے اسے دیکھا۔

سامعہ کو احساس ہوا کہ پھر سے وہ کچھ غلط بول

چکی تھی تبھی زبان دانتوں تلے داب لی۔

"مم میں جاؤں ؟"جلدی سے اجازت لینی چاہی جو رومان نے فائل پہ سر جھکائے سمجھو دے ہی دی تھی اجازت۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سامعہ وہاں سے کھسکنے کی تیاری کرنے لگی۔

"نہیں یہ فائل آپ یہی بیٹھ کے اسٹڈی کریں گی۔"

اسکے بڑھتے قدموں کے ساتھ دل بھی رک گیا۔

اتنی دیر وہ اس جلاد کے سامنے رکی تھی اور بچ

گئی اب تو وہ گئی۔

جبکہ رومان فائل بند کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں

سے نکل چکا تھا۔

کتنے گھنٹے وہ اس فائل کے ساتھ سر کھپاتی رہی

اپنے ارد گرد کا ہوش ہی نہیں تھا۔

"یا اللہ! اس جلاد کے آنے سے پہلے یہ کام مکمل کر لوں۔"

فائل سے سر اٹھائے سوچا تھا۔واش روم کی ضرورت محسوس ہوئی تو اسی کے آفس کا استعمال کرنے

کا خیال آیا تھا۔

ٹھیک اسی وقت پیون نے آتے رومان کے آفس کا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

جائزہ لیا اور لاک لگاتے آفس کے باقی ڈور بھی

کلوز کر گیا۔

آفس ٹائم ختم ہو چکا تھا اور تقریباً سبھی ورکرز

جا چکے تھے۔

"ارے رومان سیم کہاں ہے؟"

رابعہ چچی نے اسے اکیلے آتا دیکھا تو جرح کیے بنا نہیں رہ سکیں۔

"وہ میرے ساتھ تو نہیں تھی عائش سے پوچھیں۔"

ہمیشہ کی طرح اسکے ذکر سے زبان کڑوا بادام چبانے

والی ہو چکی تھی۔

"رومی بھیا مجھے اسکا نہیں پتا میں سمجھی

آپکے ساتھ آئے گی۔"

Posted On Kitab Nagri

عائشہ بھی آپہنچی تھی اسلیئے تھوڑا حیران ہوتی بولی کیونکہ رومان نے اسے خود کہا تھا وہ اسے بعد میں پک کرلے گا۔

آفس سے نکلتے رومان نے عائشہ کو بھی ساتھ لے لیا تھا کیونکہ اسے کچھ شاپنگ کرنی تھی۔

"میرے ساتھ؟"

وہ دھیمے سے بولا تھا اور بے ساختہ نگاہ گھڑی

کی ٹائمنگ پہ پڑی جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی اور آفس ٹائمنگ سات بجے ختم ہو جاتی تھی۔

اس نے سیل نکالے سیم کے نمبر پہ کال کی مگر کال کوئی نہیں اٹھا رہا تھا۔

تفکر بھری پسینے کے بوندیں ماتھے پہ نمودار ہوئیں

وہ بار بار نمبر ملا رہا تھا لیکن کال کوئی نہیں اٹھا

رہا تھا۔

آفس بوائے، پیون سمیت سب کو کال کر ڈالی لیکن

ان کا یہی کہنا تھا انہوں نے اچھی طرح دیکھتے

آفس لاک کیا تھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

"ہمیں ایک بار وہاں جا کے چیک کر لینا چاہیئے بھیا۔"

Posted On Kitab Nagri

ریحان نے ڈرتے ڈرتے تجویز پیش کی۔

"ہمم ہاں گاڑی نکالو تم۔۔"

وہ جو مختلف سوچوں مِیں الجھا تھا بنا کسی بحث و تمہید پہلی بار کسی کی تجویز مان گیا۔

چچی جان کے وویلے اسے شرمندہ کررہے تھے نجانے

کہاں رہ گئی تھی وہ پاگل لڑکی ابھی تو بڑے ابو

نے بھی گھر آنا تھا۔

ماتھے پہ آتے پسینے کو بار بار صاف کرتے وہ آج پہلی بار سامعہ ملک کی ٹینشن لے رہا تھا۔

وہ لڑکی جو زبردستی اسکے سرپہ سوار کردی گئی تھی اور ہمیشہ اسے اگنور کرتا آیا تھا آج اسے اگنور نہیں کرپایا۔

آفس تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیو پہ تھا وہاں تک

پہنچتے انہیں ساڑھے بارہ سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا۔

"سر میں نے اچھی طرح چیک کیا تھا پوری بلڈنگ میں کوئی بھی نہیں تھا۔"

چوکیدار اور پیون کی واٹ لگی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ریحان اور وہ تقریباً بھاگتے قدموں سے ایک ایک

کمرہ اور کیبن دیکھ رہے تھے۔

جبکہ عائشہ بار بار اسے کال ملا رہی تھی جہاں پہلے

نیٹ ورک بزی آ رہا تھا ایک دم اچانک بجنے والی آواز پہ وہ سب چونکے تھے۔

"سیل بج رہا ہے مطلب سیم یہی ہے بھائی۔"

ریحان نے یقین سے کہا تھا رومان نے اثبات میں سر

ہلاتے اپنا آفس کھلوایا۔

دروازہ کھولتے انہیں شدید جھٹکا لگا تھا آفس کی

ہر چیز بکھری پڑی تھی اور خالی کمرہ انکا نہ چڑا رہا تھا۔

رومان کا دل دھک سارہ گیا وہ یہ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا کہ یہاں کیا ہوا ہو گا؟"

وہ بری طرح اپنے کام میں مگن تھی جب دور کہیں

Posted On Kitab Nagri

سے بجتے سیل کی آواز نے اسکے سوچنے کے

تسلسل کو توڑا۔

سر اٹھائے ادھر ادھر دیکھا جہاں بلڈنگ کے سامنے

روڈ سے گزرتی گاڑیوں کی آواز میں موبائل رنگ

کی آواز دب چکی تھی۔

غیر ارادی نگاہ رومان کے آفس میں موجود وال

کلاک پہ گئی تو وہ چونک اٹھی جو گیارہ بجنے کا سندیسہ سنا رہی تھی۔

"ایک گھڑی تک ٹھیک نہیں کروا سکتا چھچھوندر مین۔"

بے پروائی سے کہتے اس نے گردن جھٹکی لیکن ایک خیال بجلی کی طرح دماغ میں کوندا تھا۔

جس وقت وہ رومان کے آفس میں آئی تھی

گھڑی پانچ بجا رہی تھی۔

ہر طرف گہرا سناٹا اسے ضرورت سے زیادہ محسوس

ہونے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز اسکے حواسوں کو شل کرنے لگی تھی۔

وہ بھاگتے ہوئے دروازے تک گئی تھی پر شاید وہ لاک تھا۔

"ہیلو کوئی ہے عائش خان بابا۔"

خود کو تیس مار خان سمجھنے والی سامعہ ملک اسوقت بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔

وہیں بار بار بجتا سیل اسکی بے چینی بڑھا رہا تھا۔

"یااللہ میں کیا کروں اتنی بڑی بلڈنگ میں میں اکیلی نن نہیں۔" ایک خوف کی لہر پورے وجود میں سرائیت کر گئی تھی۔

"کوئی اور طریقہ نہیں ملا تھا مجھے مارنے کا جان چھڑانے کا رومان ملک۔"

وہ روتے ہوئے زمین پہ بیٹھی تھی۔

گھڑی کی ٹک ٹک اور ماحول میں چھائی پر اسراریت

اسے خوفزدہ کر چکی تھی۔

اپنے خوف کو کم کرنے کیلیئے اس نے سارا غبار رومان کے آفس کی چیزوں پہ نکالا تھا۔

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہیں سے وہ اسکے سامنے آجائے اور ان چیزوں کے ساتھ وہ اسے بھی تہس نہس کر دے۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی دیر وہ گھٹنوں میں سر دیے روتی رہی آفس میں آخری سالم چیز غوری انڈسٹری کی فائل تھی جو اس نے کئی ٹکڑوں میں تقسیم کرتے ونڈو کھولے باہر گرائی۔

کتنا وقت گزرا تھا جب اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔

سیل پھر سے بجنے لگا تھا بھاگتے قدم تیزی سے رومان کے آفس کے باہر آکے رکے تھے وہیں سامعہ کی دھڑکنوں نے رفتار پکڑی وہ ایک جھٹکے سے اٹھتی دروازے کی پشت سے جا لگی۔

وہ ریحان کی آواز تھی جو اسے پکار رہا تھا۔

"راہی میرا بھائی۔۔"

مسلسل رونے کی وجہ سے اسکی آواز بلکل بیٹھ چکی تھی۔

تبھی دروازے کا لاک کھلنے کی آواز آئی وہ پیچھے دیوار سے جا لگی یہ اسکا وہم بھی ہو سکتا تھا۔

ہو سکتا ہو آفس میں کوئی چور گھس گیا ہو۔

وہ مختلف سوچوں کے بھنور میں پھنسی تھی۔

تبھی دروازہ کھلتے ساتھ رومان اور پھر ریحان کے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ساتھ باقی لوگ بھی اندر داخل ہوئے تھے جہاں

سامنے کا منظر دیکھتے سب بھونچکے رہ گئے۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

رومان کو لگ رہا تھا کسی نے اسکی سانسیں چھین لی ہیں۔

"راہی" سامعہ کی روتی ہوئی آواز پہ وہ سب پیچھے

مڑے تھے جہاں وہ دیوار سے لگی آنسوؤں کی برسات

میں خود بھی گھل رہی تھی۔

رومان جہاں سکون کا سانس لیا وہیں پیون اور

چوکیدار پہ کٹیلی نگاہ کی تھی۔

وہ بھاگتے ہوئے ریحان سے لگی ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔

"بس سیم ہم آگئے ہیں نا سب ٹھیک ہے۔"

وہ جو خود بھی سامعہ سے چھوٹا تھا کسی بچے کی طرح اسے پچکار رہا تھا۔

رومان کا دل جہاں اسے ٹھیک ٹھاک دیکھتے مطمئن ہوا تھا وہیں ایک انجانی سے بے چینی اسکا احاطہ کر رہی تھی۔

ریحان اسکا نیچے گرا دوپٹہ اٹھا کے اسے اوڑھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان نے یہ منظر دیکھا تو پیون اور چوکیدار کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے وہاں سے نکل گیا۔

"راہی تت۔۔ تمہارا بب بھائی بہت برا ہے مم۔۔ مجھے پتا ہے وہ مجھ سے جان چھڑانا چاہتا ہے مم۔۔ مجھے بھی نہیں کرنی کبھی اس سے شادی میں مر جاؤنگی اب اس سے شادی نہیں کرونگی۔"

وہ جو ریحان اور اسے گھر چلنے کا کہنا آیا تھا اسکے فرمودات سنتے اپنے اوپر کنٹرول نہیں رکھ پا رہا تھا۔

"ریحان پانچ منٹ میں گاڑی میں نظر آؤ مجھے تم لوگ۔"

وہیں انگارے چباتا لب ولہجہ سامعہ نے تو قسم کھالی تھی اب کبھی رومان کے منہ نہ لگنے کی۔

ریحان سر ہلاتے اسکے گرد بازو کا حصار دیے آفس سے باہر نکل آیا تھا۔

سامعہ کیلئے ہمیشہ ہی وہ بہترین محافظ ثابت ہوا تھا۔

گھر آتے ساتھ کتنی دیر وہ رابعہ چچی کے سینے سے لگی روتی رہی۔

بڑے بابا نے رومان کی خوب کلاس لی تھی جسکی بے پروائی کی وجہ سے انکی بچی اس حال تک پہنچی تھی۔ رومان سے وہ پہلے بھی نہیں بولتی تھی لیکن اب تو عائشہ سے بھی مکمل بائیکاٹ کر لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سیم میری کیا غلطی ہے یار پلیز وہ بتادو۔"

عائشہ نے اسکی بے رخی دیکھی تو زیادہ دیر سہل نہیں کر پائی تھی۔

"کسی کی کوئی غلطی نہیں ہے غلطی ساری میری ہے جو میں یہاں پیدا ہو گئی ہوں۔سب بہت عظیم ہیں اور ایک سیم بری ہے جاؤ دونوں بہن، بھائی جا کے لڈیاں ڈالو آئیندہ میں اسکے آفس نہیں جا رہی خوش ہو جاؤ تم لوگ۔"

کڑے انداز میں کہتی اس نے کپڑے آئرن اسٹینڈ سے اٹھائے اور واشروم گھس گئی۔

عائشہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

سب سے زیادہ تو رومان کی جان مشکل میں پھنسی تھی جہاں سب نے اسکے ساتھ مکمل بائیکاٹ کر لیا تھا۔

اگلے کئی دن اداسی اور خاموشی کے نظر ہوئے اس نے آفس جانا چھوڑ رکھا تھا جبکہ عائشہ جا رہی تھی۔

ملک ہاؤس میں امتیاز ملک اور فیاض ملک دونوں بھائی اپنی اولادوں کے ساتھ مقیم تھے۔

فیاض ملک کے دو بیٹے رومان ملک، ریحان ملک اور ایک بیٹی عائشہ تھی جو کہ امتیاز ملک کی اکلوتی بیٹی سامعہ امتیاز کی ہم عمر اور کلاس فیلو بھی تھی۔

گھر میں سب سے بڑی اولاد ہونے کا جو خصوصی پروٹوکول رومان ملک کے حصے میں آیا تھا وہ سامعہ ملک کے اکلوتے ہونے کی وجہ سے سارا کا سارا اسکے حصے میں جا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہیں نٹ کھٹ، لاابالی سی سامعہ سے رومان ملک کو اسوقت خدا واسطے کا بیر ہو گیا جب بڑے ابو فیاض ملک نے اپنی اکلوتی بھتیجی کو اپنے ہونہار سپوت رومان ملک سے منسوب کرنے کا سوچا تھا۔

رومان کی طرف اٹھائے جانے والے طوفان کو کسی کھاتے میں نہیں رکھا گیا۔

جب فیاض ملک نے بیوی کے منہ سے رومان ملک کا انکار سنا تو انکا بی۔پی شوٹ کر گیا تھا۔

باپ کی محبت اسکے احتجاج کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئی تھی اور جہاں منگنی کا سوچا جا رہا تھا وہیں رومان کی باغی فطرت کو دیکھتے ان دونوں کا نکاح کروا دیا گیا تھا۔

نکاح کے وقت سامعہ اور عائشہ انٹر کر رہی تھیں جبکہ رومان ماسٹرز کرنے کے بعد باقاعدہ بزنس سنبھالنے کے چکروں میں تھا ایسے میں یہ بے جوڑ رشتہ اس گھر والوں سے مزید متنفر کر چکا تھا۔

پر کب تک آخر کو اس نے اس حقیقت کو تسلیم کر ہی لیا تھا لیکن سامعہ سے اسکے ذاتی عناد کو کوئی بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سامعہ ملک نے بھی کبھی اسکا دل جیتنے والی حرکت بھی نہیں کی تھی۔

عائشہ اور سامعہ کے انٹر کے ایگزامز ہو رہے تھے ایسے میں وہ انہیں پک اینڈ ڈراپ دے رہا تھا جب سامعہ کی دوستوں نے ازراہ مذاق اسے رومان کے نام سے چھیڑا تھا اور وہ پیٹ کی ہلکی یہ راز ہی نہ رکھ پائی کے وہ رومان ملک سے منسوب ہے۔

"یہ ایک جوک سے زیادہ کچھ نہیں ہے سیم کے تم اپنے فیانسی سے کوئی رومینٹک بات نہیں کرتی۔"

Posted On Kitab Nagri

ماہ نور نے گویا اس پہ افسوس کیا تھا۔

"رومینٹک بات ارے جہاں رومی بھائی کے قدم پڑنے کی خبر مل جائے سیم میڈم وہاں سے گزریں ہی نا۔"

عائشہ نے بھی اسکی دوستوں کی ہمراہ اسکی بزدلی کا مذاق بنایا۔

"ارے سیم اگر وہ کچھ نہیں بولتے تو تم پہل کر لونا۔"

یہ عینی تھی جسکے پاس ڈائجسٹ کے انبار لگے ہوتے تھے اور وہاں سے کسی ریسپی کی طرح لڑکے پٹانے کے طریقے ڈھونڈتی پائی جاتی۔

"مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔"

سیم نے اپنی بزدلی کا اعلان کیا تھا سب کی گھوریوں نے اسے شرمندہ کر دیا۔

"سو سیمپل کرنا کیا ہے کوئی بک اٹھاؤ اور لے جاؤ اپنے سیاں کے پاس انہیں کہو مجھے یہ سمجھا دیں ایسے ہی تو ہوتا ہے موویز اور ناولوں میں ہیرو صاحب پڑھاتے پڑھاتے ہیروئن کی گھنی زلفوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔"

عینی کا ایک اور آزمودہ نسخہ آیا۔

"لیکن میرے بال ہی گھنے نہیں ہیں؟"

سیم کا ایک اور مسئلہ سب نے سر پکڑ لیا۔

"تمہارے سامنے کچھ کہنا سمجھو بھینس کے آگے بین بجانا دفع ہو۔"

Posted On Kitab Nagri

عائشہ کو بھی اس پہ غصہ آیا۔

کتنے دن سامعہ کے دماغ میں انکی باتیں گردش کرتی رہیں اور وہ دونوں ایگزام سے فراغت پائے گھر بیٹھ گئی تھیں۔

رات کے نو بج رہے تھے جب رومان کے دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔

"یس۔۔" وہ جو مصروف سے فائل دیکھ رہا تھا ناک کی

آواز پہ آنے والے کو اجازت دی۔

دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پہ جب کوئی نہیں بولا تو اس نے سر اٹھائے دیکھا۔

وہ سینے سے میتھ کی بک لگائے دونوں ہاتھوں کو آپس میں جوڑے انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

اسے دیکھتے رومان کے حلق تک میں کڑواہٹ گھلی تھی۔

"جی کوئی کام تھا؟" تیکھے چتونوں سے گھورتے وہ پینسل رکھے سیدھا ہو بیٹھا۔

"جج جی مجھے یہ سوال سمجھا دیں۔ "

اس نے جلدی سے کتاب رومان کی جانب بڑھائی تھی۔

"کیا ہے اس میں۔"

Posted On Kitab Nagri

بنا کتاب لینے کو ہاتھ بڑھائے اس نے پوچھا تھا۔

"میتھ ہے ایک کیسچوئن سمجھ نہیں آیا تو وہی۔"

رومان نے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھا جیسے

اتنی نادر انفارمیشن کی توقع اس سے نہیں تھی۔

سیم کا سارا کنفیڈینس لیول پل میں بھاپ بن کے اڑا تھا۔

"لائیک سریسلی تمہیں فرسٹ پارٹ کلئیر کرنے کے ایک سال بعد یہ خیال آیا کہ تمہیں سوال سمجھ نہیں آرہا ؟رائٹ یا میتھ کی کوئی خفیہ سیلی لی ہے جو ہم سب سے پوشیدہ ہے جبکہ میرے خیال سے انٹر کا رزلٹ کارڈ میں خود ریسوو کرنے گیا تھا۔"

اسے پانی میں گوڈے گوڈے ڈبونے کی کثر نہ چھوڑے

طنز کے تیر برساتے وہ بلکل اسکے سامنے آرکا تھا۔

سامعہ کی سانسیں بند ہونے لگیں۔

یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

براہوٹی وی کا جہاں تازہ تازہ یہ ڈرامہ دیکھا وہی عینی کی باتیں یاد آئیں اور محترمہ سامعہ صاحبہ اس سے سوال سمجھنے چلی آئیں۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ مم میں۔۔"

غلطی کی گنجائش روما ن ملک کے سامنے تھی ہی نہیں اس سے پہلے کہ ملک الموت اسے اٹھا لے جاتا اس نے وہاں سے کھسکنا مناسب سمجھا۔

لیکن روما ن ملک کی چار آنکھوں نے اسکی جنبش محسوس کی تو فوراً اسے ہاتھ سے پکڑتے اپنے سامنے کیا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے محترمہ۔"

روما ن کا سخت لہجہ سنتے چھاچھوں مینہ برسنا شروع ہو چکا تھا۔

اور یہی روما ن کا پارہ مزید ہائی ہوا۔

"چپ بلکل چپ خبردار جو ایک آنسو بھی نکلا تو یہی زمین میں گاڑ دونگا۔" روما ن کے لہجے میں کوئی بھی رعایت نہ تھی۔

"اگر انہوں نے مجھے زمین میں گاڑ دیا تو میرا کیا ہوگا کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا سیم کہاں گئی اف عائشہ کو ہی بتا دیتی۔"

ہمیشہ خود سے بولنے والی عادت۔

روما ن نے اسے گم صم دیکھا تو اسکے ہاتھ سے بک جھپٹتے صوفے پہ اچھالی۔

وہ خواب سے جاگتے حقیقت میں لوٹی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے کچھ پوچھا ہے۔"

وہ عادت کے مطابق دھاڑا تھا اور وہیں سیم نے رٹو طوطے کی طرح ساری روداد سنادی۔

"اوہ ویلڈن تو تم کالج میں یہ خناس دماغ کے اندر بھرنے جاتی ہو پڑھائی کے بہانے۔"

رومان نے لفظوں کو چباتے انہیں بھی تھکادیا۔

"نن نہیں وہ عائشہ بھی۔۔"

"عائشہ سے تو میں بعد میں نبٹ لوں گا پہلے تمہارا علاج کرلوں میں۔"

اسکی بات کاٹتے اس نے سامعہ کے رہے سہے اوسان بھی خطا کیے۔

"مم سس سوری آئیندہ۔"

"آئیندہ ایسی نوبت آئے ہی کیوں آئے بھائی؟ رومینٹک باتیں کرنی ہیں نا آپ کو مجھ سے چلیں کیری آن سن رہا ہوں میں۔"

اسے خون آشام نگاہوں سے گھورتے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے وہ مکمل طور پہ اسکی طرف متوجہ تھا۔

سامعہ کی ٹانگوں نے اسکا وزن سہارنے سے انکار کیا۔

"نن نہیں مجھے کچھ نہیں بولنا ہے۔۔"

سامعہ نے جلدی سے وضاحت کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"لیکن مجھے سننا ہے اور آپ ہی بولیں گی۔"

رومان کے پاس کوئی گنجائش نامی چیز تھی ہی نہیں۔

"وہ۔۔"

"بولو۔۔"

اسے جھٹکے سے اپنے قریب کرتے رومان دھاڑا تھا۔

اسکی بانہوں کا حصار اپنے ارد گرد محسوس کرتے سامعہ کو اپنی آخری سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"مم میں آئندہ کچھ نہیں کرونگی پکا۔"

وہ آنکھیں سختی سے میچے بڑبڑائی تھی۔

وہ رومان کے اتنے قریب تھی کہ اسکا بڑبڑانا بھی وہ بخوبی سن چکا تھا۔

دودھیا رنگت پہ لمبی پلکوں کی چلمن گری رومان کو ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔

بے اختیاری میں وہ اسے اپنے اتنے قریب کر چکا تھا اگر وہ ذرا سی بھی جنبش کرتی تو اسکا چہرہ رومان کے ہونٹوں سے ٹکرا جاتا جبکہ ہمیشہ ڈھیلی ڈھالی کی جانے والی پونی یہی کھس گرتے اسکے سلکی بالوں کو بکھیر چکی تھی۔

رومان کے دل دماغ میں چھڑتی جنگ نے اسے حواسوں میں لا یا تھا اور اسے پیچھے دھکیلتے وہ کمرے سے نکل گیا۔

سامعہ بڑی مشکل سے خود کو گرنے سے بچا پائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی جلدی کی جان خلاصی پہ شکر ادا کرتے وہ اپنے کمرے کی طرف دوڑی۔

چونکہ وہ دونوں پری انجینئرنگ کی اسٹوڈنٹ تھیں اسلیئے رومان نے ان دونوں کا ایڈمیشن بی۔اے میں کروادیا تھا۔

سیم کو لگ رہا تھا انٹر کے بعد اسکی میتھ سے جان چھوٹنے والی ہے لیکن کمپیوٹر سمیت پھر سے میتھ نے اسے رولادیا تھا۔

"تمہارا بھائی کوئی انسان ہے یا پھر فرعون کے زمانے کی

ڈیڈ ممی۔جس میں جذبات نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے حد ہے ہر وقت دوسروں پہ حکمرانی کا شوق مجھے نہیں جانا کہیں۔"

وہ جو عائشہ کے سامنے دل ہلکا کر رہی تھی رومان کی آمد سے بلکل انجان تھی۔

"ٹھیک ہے تو آئیندہ سے مجھے کچن میں نظر آؤ چچی جان کے ساتھ۔ "

Posted On Kitab Nagri

رومان نے کپ ٹیبل پہ رکھتے بجائے عائشہ کے ذریعے کہلوانے کے، خود جواب دینا زیادہ مناسب سمجھا اور جسطرح سے آیا تھا اسی طرح واپس بھی چلا گیا۔

"کب سدھرو گی تم سیم، کبھی تو آس پاس دیکھ لیا کرو۔"

عائشہ اسکا تو کچھ بگاڑ نہیں سکتی تھی تبھی اپنا سر پیٹ لیا۔

"بہت اچھی آفر ہے قبول کر لو۔"

ریحان نے سامعہ کا کپ اٹھاتے کہا۔

"ویسے بھی یہ بزنس ویزنس پڑھنا لڑکیوں کے بس کی بات نہیں ہے اور اسکا سائیڈ افیکٹ بتاؤں بھیا کے آفس میں بیٹھنا منظور ہے تو کر لو۔"

ریحان بھی ہوا کے جھونکے کی مانند آیا تھا اور غائب ہو گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لاؤنج میں اپنی محفل جمائے بیٹھے تھے۔

"کیا پڑھائی وڑھائی دیکھنا دنیا مجھے دی گریٹ سیم شیف کے نام سے جانے گی۔"

وہ کچھ زیادہ ہی رومان کی بات کو سیریس لے چکی تھی۔

"اور نہیں تو کیا ہمیں بھی نئے نئے کھانے ملیں گے۔"

ریحان جو ہمیشہ سے کھانے کا شوقین تھا اسکیلئے تو مفت کا شیف ارینج کیا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان عائشہ کو بتانے آیا تھا کہ مما لوگ آج بھی

واپس نہیں آسکیں گے جو کہ کسی رشتہ دار کی

شادی میں شہر سے باہر تھے ان سب کے مستقبل

کے پلین سنتے وہ کھول اٹھا تھا۔

"عائش" رومان کی آواز پہ سب کو سانپ سونگھ گیا۔

"جی بھائی" وہ جلدی سے کپڑے جھاڑے کھڑی ہوئی تھی جسکے نتیجے میں ریحان اور سیم سے آنکھ بچا کے گود میں بھری مونگ پھلیاں نیچے گری تھیں۔

سامعہ نے آواز پہ سر اٹھا کے دیکھا۔

"اے موٹی چورنی میں بھی کہوں یہ ساری پینٹس کہاں گئیں۔"

سامعہ ایکسائٹمنٹ سے چلائی۔

رومان نے اسکی حرکت کو نا گواری سے دیکھا۔

"صاف کرو یہ سب اور تم مجھے اپنے کمرے میں

نظر آؤ ابھی آ کے کل والی اسائمنٹ چیک کرتا ہوں میں۔"

Posted On Kitab Nagri

عائشہ کو حکم دیتے ساتھ ریحان کو بھی آنکھیں دکھاتے وہاں سے نکل رہا تھا جب نظر سامعہ کی کھلتی باچھوں پہ نظر پڑی تو وہ تلملایا تھا۔

"اور تم کمرے میں آؤ میرے۔ "

سامعہ کو انگلی اٹھاتے اشارہ کیے وہ اپنے کمرے کی

طرف بڑھ گیا۔

"لو آگئی شامت جاؤ شیر کی کھچار میں رومینٹک باتیں کرنے۔ "

ریحان نے منہ پہ ہاتھ رکھے ہنسی دباتے کہا تھا۔

انکے ہاتھ سامعہ کی کمزوری لگ چکی تھی جسکا

احوال بھی اس نے خود چھیڑا تھا۔

"چشماٹوں تم سے تو میں آ کے نبٹتی۔"

کشن اسکی طرف اچھالتے وہ کھڑی ہو گئی تھی۔

رومان کے کمرے میں آئی جہاں الماری کے سامنے

کپڑوں کا ڈھیر لگا تھا۔

"کیا وہ اس سے کپڑے دھلوانے لگا تھا؟ "

Posted On Kitab Nagri

ایک خوف نے آ کے اسے دبوچا۔

مگر وہ اس ڈھیر کو مکمل اگنور کیے مکمل اعتماد کے ساتھ اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

"جی بلایا تھا آپ نے ؟"انتہائی پر اعتماد انداز رومان نے بخوبی اسکا جائزہ لیا جو پنک کاٹن کا سوٹ پہنے بے فکری سے دوبٹہ گلے میں لٹکائے ٹھہری تھی۔

کم از کم رومان کو تو اسکا دوبٹہ لٹکتا ہوا ہی نظر آ رہا تھا۔

"یہ کپڑے پریس کر کے الماری میں سیٹ کرو۔"

اچٹکتی نگاہ ڈالنے کا تاثر دیتے اس نے اپنا کام کرنا

شروع کر دیا۔

سامعہ کو شاک لگا تھا. "کیا مطلب اتنے کپڑے ؟"

"مما گھر پہ نہیں تو اسکا یہ مطلب ہے کہ کوئی میرے کمرے میں جھانکے گا نہیں کباڑ بنا ہوا ہے مجال ہے جو کسی میں اتنا شعور اور سلیقہ ہو جو کوئی چیز ترتیب میں رکھی جائے۔"

جتنا تیزی سے اسکے ہاتھ لیپ ٹاپ کے کی پیڈ پہ چل رہے تھے اس سے دوگنی رفتار میں زبان چل رہی تھی۔

سامعہ نے ایک تھکی تھکی نگاہ ان کپڑوں کے ڈھیر پہ ڈالی۔

"ابھی آپ کو جو ضرورت ہیں مجھے وہ بتا دیں میں ارجنٹ پریس کر دیتی باقی بع۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

"مشورہ مانگا ہے کسی نے؟ جو کہا ہے وہ کرو۔"

انتہائی درشت انداز میں کہتا وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

سامعہ کے پاس اپنے حق مِیں بولنے کیلیئے دلائل ختم ہو چکے تھے۔بنا کچھ بولے وہ کپڑوں کا ڈھیر لیے آئرن اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئی۔

دو گھنٹے لگا کے اس نے ابھی آدھی شرٹس پریس کی تھیں جب وہ اسکے سر پہ چلا آیا۔

"میرا روم صاف کر دو مجھے گندے کمرے میں نیند نہیں آرہی۔" ایک اور حکم سامعہ کا دل چاہا صاف انکار کر دے لیکن مجبوری تھی اسکے سامنے بولنا اندھے کے سامنے نین کھونا جیسا تھا۔

جتنے کپڑے پریس کیے تھے وہ اٹھائے اسکے کمرے میں آئی تھی۔

"پہلے الماری صاف کرو۔۔"

وہ جو کپڑے اندر رکھنے کا سوچ رہی تھی اس نئے حکم پہ آنکھیں ڈب ڈبا گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خاموشی سے ڈسٹنگ کا کپڑا اٹھائے صفائی کی لیکن ہاتھ اوپری خانے تک جانے سے انکاری تھا۔

رومان نے بغور تذبذب کا شکار سیم کو دیکھا اور

اسکی جانب چلا آیا۔

کپڑا اسکے ہاتھوں لیتے اوپری خانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو الماری کے سامنے تھی مکمل طور پہ رومان کے ورزشی جسم کے سائے میں چھپ گئی تھی۔

اسکے کلون کی خوشبو بخوبی محسوس کر سکتی تھی سانسیں روکے وہ اسے دیکھ بھی نہیں پا رہی تھی۔

"ٹڈی" رومان نے پیچھے ہٹتے یقیناً اسے ہی تخاطب دیا تھا لیکن ٹڈی کا سنتے وہ چیخی تھی۔

رومان نے حیرت سے اسے دیکھا جو اسکے سینے سے چپکی ٹھہری تھی۔

"مم مجھے بہت ڈر لگتا وہ کک کاٹ لیتی۔"

آنکھیں میچے وہ زور زور سے بولی تھی۔

رومان کو وہ لڑکی ہمیشہ اپنے لیے ایک آزمائش نظر آتی تھی۔

"کون کاٹ لے گی؟" وہ واقعی ہی اسکی بات سمجھ نہیں پایا تھا یا ناٹک کر رہا تھا۔

"ٹڈی" رومان نے اسکا جواب بخوبی ملاحظہ کیا جہاں اسکے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھرتے ایک قہقے کی صورت میں سامعہ کو کنفیوز کر چکی تھی۔

سامعہ نے سر اٹھائے اسے دیکھا جسکے ذہنی توازن کھو جانے کا ڈر ہو رہا تھا۔

"میں تو آنسہ سامعہ ملک کو ٹڈی بول رہا تھا جو ذرا سا اونچا کب بورڈ صاف نہیں کر سکی۔"

طنز سے کہتے اس نے ہونٹوں کے کونے سکوڑے۔

Posted On Kitab Nagri

سامعہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن اسکی بات کی تہہ تک پہنچتے خون میں خلفشار پیدا ہوا تھا۔

ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی لیکن کہاں تک پیچھے ہی الماری تھی آ گے وہ۔

رومان کو شاید اپنا جھٹکا جانا پسند نہیں آیا تھا تبھی غصے سے اسے گھورا۔

"میرے واپس آنے تک روم میری پسند میں ڈھلا ہوا ہونا چاہیئے جانتی ہو ناان چاہی چیزوں کے ساتھ میری ایڈجیسٹمنٹ مشکل ہو جاتی اسلیئے ذرا دھیان سے صفائی کرنا کوئی بھی میری ناپسندیدی چیز یہاں نہ پڑی ہو۔"

مبہم باتوں میں وہ اسکے سامنے کئی مفہوم چھوڑے کب وہاں سے گیا سیم کو کچھ یاد نہیں تھا۔

اور جب اسکی باتوں کی سمجھ آئی ایک تذلیل کا

احساس ہوا۔

وہ خود ہی تو ان چاہی چیز تھی جو زبردستی اسکی زندگی میں گھسائی گئی تھی۔

ہر چیز جوں کی توں چھوڑے بنا اسکے غصے کی پرواہ کیے وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اور اس دن کے بعد سے وہ حتی المکان کوشش کرتی کہ رومان سے اسکا سامنا نہ ہی ہو۔

ایسے دن گزرتے گئے اور انہوں نے یونیورسٹی میں دو سال مکمل کرنے کے بعد انٹرنشپ کا سوچا تھا جہاں پہلا آپشن رومان کا آفس دیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عائشہ کو کوئی اعتراض نہیں تھا اور بڑے ابو کے حکم پہ اسے بھی رومان کے آفس میں جانا پڑ رہا تھا جہاں ہر روز ہی ڈانٹ سنتے گزرتا تھا۔

"مما مجھے بھی جانا ہے ہانیہ کی شادی پہ۔"

وہ ضدی انداز میں کہتی رابعہ چچی کا دل پسیج گئی۔

"مگر سیم تمہارے بابا کو بلکل پسند نہیں تمہارا وہاں جانا۔"

رابعہ چچی نے اسے ٹالتے نہ جانے کا عذر پیش کیا۔

اسے بلکل نہیں پتا تھا کہ اسکے بابا کو رابعہ کے بہن بھائیوں سے کیا چڑ تھی لیکن سامعہ کا ننھیال جانا انہیں پسند نہیں تھا اور اگر کبھی مما لے کے بھی جاتیں تو کچھ دیر گزار کے واپس اپنے ساتھ ہی لے آتیں۔

"پر مجھے پھر بھی جانا ہے میں بابا سے اجازت لے لونگی نا۔" وہ لاڈ سے کہتی انکے گلے میں اپنے بازوں کا ہار بنا گئی۔

"کیا کھچڑی پک رہی ہے ماں بیٹی میں بھائی کچھ ہمیں بھی تو پتا چلے۔" امتیاز نے شوخ نظروں سے اسے چھیڑا۔

"کھچڑی پک ہی نہیں رہی پھیکی ہے بہت۔"

Posted On Kitab Nagri

اس نے منہ بسورتے کہا۔

امتیاز کا ماتھا ٹھنکا۔

"کیا ہوا بھئی کسی نے کچھ کہا ہے کیا ہماری بیٹی کو؟"

رابعہ کو آنکھیں دکھاتے سامعہ کو اپنی طرف بلایا۔

"ضد کر رہی ہے بھائی صاحب کی بیٹی (ہانیہ) کی شادی پہ جانے کی۔"

رابعہ نے کپڑوں کی تہہ لگاتے کہا۔

"دیکھیں نا بابا وہاں اکلوتی ہی تو میری دوست ہے

اور کب سے خاندان میں کوئی شادی ہی نہیں ہوئی اور مما ساتھ نہیں لے جانا چاہتیں۔"

بچوں کی طرح بات بتاتے اسکی آنکھوں سے برسات شروع ہو چکی تھی۔

امتیاز صاحب کا دل پسیجا تھا۔

"ارے کس نے روکا ہے بھلا ہماری بچی ضرور جائے گی پر بیٹا وہاں رہنا نہیں آپکے بغیر میں بلکل اداس ہو جاؤنگا۔"

امتیاز صاحب نے انتہائی چالاکی سے اپنی بات سامنے رکھی لیکن وہ جو بچپن سے ان ہتھکنڈوں کے سامنے

Posted On Kitab Nagri

بلیک میل ہوتی آئی تھی بلکل انکار کرتے وہاں رہنے کی

ضد بھی منوالی تھی۔

یونیورسٹی میں چونکہ سمسٹر بریک چل رہا تھا ایسے میں عائشہ اور ریحان بھی بڑے ابو اور تائی اماں کے ساتھ

اسلام آباد اپنے ماموں کے ہاں گئے ہوئے تھے جبکہ وہ بور ہو رہی تھی سو اسکا شادی پہ جانا بنتا تھا۔

وہ آج ہی ماموں کے گھر پہنچی تھی جہاں اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا۔ننھیال کی اتنی محبت اسے مزید مغرور کر رہی تھی۔

"مجھے تو یقین نہیں آرہا سیم کہ تم آگئی ہو۔"

مہندی کا جوڑا پہنے ہانیہ نے کھلے دل سے اسے ویلکم کیا۔

"بس بس رہنے دو تم لوگوں سے اتنا نہیں ہوا اکلوتی کزن کو لینے آجائیں۔"

اس نے بھی چھوٹتے ساتھ گلے شکوے شروع کر دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خاندان کے کئی عورتوں نے اسکا معصوم حسن دیکھتے باتوں باتوں میں رابعہ چچی سے اسکا کہیں رشتے ٹھہرانے کی بابت دریافت کیا تھا لیکن رومان سے نکاح کی معرفت کا پتا چلتے مانو دل ہی ٹوٹ جاتا۔

ایک بھرپور دن اور مہندی کی نائٹ گزارنے کے بعد

وہ بہت خوش اور مطمئن تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رابعہ چچی اور امتیاز صاحب فنکشن کے بعد گھر جا چکے تھے جبکہ اسے تو وہاں رہنے کی پرمیشن مل ہی چکی تھی۔

وہ چھوٹے ماموں کی بیٹی سے مہندی لگوا رہی تھی

جب اسکے نام کی پکار پڑی۔

"کیا ہوا؟" اس نے الجھتے ہوئے پوچھا۔

"چھوٹی خالہ بلا رہی ہیں آپکے گھر سے کوئی لینے آیا ہے۔"

سامعہ کا دل دھک سارہ گیا نجانے کیا ہو گیا تھا جو ایمرجنسی میں اسے لینے آئے تھے۔

"کون آیا ہے؟" اس نے بلانے آئی بچی سے پوچھا جب نگاہ سامنے اٹھی جہاں وہ لائٹ بلو ٹی شرٹ اور بلو ہی جینز میں ملبوس اپنے کسرتی جسم کی نمائش کرتے چھوٹی خالہ کے ہمراہ آ رہا تھا۔

"رومان بھائی آئے ہیں کہہ رہے ہیں رابعہ پھوپھو کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ بلا رہی ہیں آپکو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہانیہ کی بہن پیغام لائی تھی وہ ذرا چونکی۔

مما کو بلڈ پریشر اور شوگر جیسے مسئلے درپیش تھے اسلیئے وہ بھی تھوڑا سا گھبرائی انکی طبیعت کو لے کے۔

"کیا ہوا مما کو وہ ٹھیک تو ہیں نا۔"

وہ الجھی سے اسکے سامنے پہنچی جس نے ایک ناگوار نگاہ اسکے حلیے پہ ڈالی جو مہندی کی مناسبت سے اورنج اور پرپل امتزاج کی میکسی پہنے ہوئے تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمیشہ کی طرح بے فکری سے دوبٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔

" ہاں ٹھیک ہیں بس تھوڑا شوگر مسئلہ کر رہی تھی آئی تھنک میڈیسن کا اندازہ نہیں ہو پا رہا اسلیئے چچا جان نے بھیج دیا تمہیں لینے کیلیئے۔"بظاہر مسکرا کے کہتے رومان کے دل میں طوفان سے وہ بے خبر ٹھہری تھی۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"میں سامان لے کی آتی ہوں۔"

"رہنے دو کل ویسے بھی واپس ہی آنا ہے۔"

رومان نے چھوٹی خالہ کی طرف دیکھتے گویا نہیں

اپنا ہم خیال بنانا چاہا تھا۔ حقیقت تو یہ تھی وہ اسے یہاں سے جلدی لے کے جانا چاہ رہا تھا۔

چھوٹی خالہ نے سر ہلاتے سامعہ کو سامان لانے سے روک دیا تھا۔ وہ ان سے رخصت لیتا اسے اشارہ کرتے گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

وہ گیلی مہندی والا ہاتھ دھوئے اسکے ہمراہ آن بیٹھی۔

مہندی اتنے سے وقت میں بھی اپنا گہرا رنگ دکھا گئی تھی۔

" مما نے یقیناً میڈیسن میں بے احتیاطی کی ہو گی اور کچھ میٹھا بھی کھالیا ہو گا۔ ان کے سر پہ سوار نہ رہو تو بے احتیاطی کرنی ہی کرنی ہے۔"

گاڑی میں بیٹھتے ساتھ وہ شروع ہو چکی تھی۔

رومان دونوں جبڑے سختی سے بھینچے مکمل خاموش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ رش ڈرائیونگ کرتا آدھے گھنٹے کا فاصلہ پندرہ منٹ میں طے کر چکا تھا۔

سامعہ اپنے پورشن کی طرف بڑھ رہی تھی جب رومان اسکا بازو پکڑے اپنے پورشن کی طرف لایا تھا۔

"کک کیا ہوا۔"

ایک سہمی نگاہ اسکی گرفت میں موجود اپنے ہاتھ پہ ڈالی۔

وہ بنا کچھ کہے سیدھا اسے اپنے کمرے میں لایا تھا۔

"کس سے پوچھ کے رہنے گئی تھیں تم؟"

دروازہ بند کرتے ساتھ وہ اسے بیڈ پہ گراتے دھاڑا تھا۔

سامعہ کو تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"وہ مما۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھاڑ میں گئے سب، کچھ پوچھا ہے میں نے؟"

اسکے بازو کو جکڑے اپنے قریب کیا تھا۔

سامعہ کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تھا۔

"خبردار خبردار ایک آنسو بھی نکلا تو ورنہ بہت بری طرح پیش آؤنگا میں۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ جو ہمیشہ اسکے بنا وجہ اور بے وقت رونے سے چڑ کھاتا تھا مزید دماغ کھولا یا۔

انگلی اٹھائے اسے وارن کیا لیکن آنسوؤں پہ اسکا اختیار تھوڑی تھا جو رک جاتے۔

"بب بابا سے پوچھا تھا میں نے۔"

آنسوؤں کا گولہ گلے میں اٹکا تھا۔

"آج تک کبھی ایسا ہوا ہے جو تمہیں وہاں رکنا پڑے تم نے ہی مجبور کیا ہو گا چاچو کو۔"

وہ کہاں مطمئن ہونے والا تھا۔

"اور یہ کپڑے یہ برائے نام کا دوبٹہ نا اوڑھو تو اچھا ہے۔"

غصے سے کہتے اس نے سامعہ کے گلے سے دوبٹہ نکالتے

بیڈ پہ اچھالا۔

جسم کے وہ خطوط جو برائے نام دوبٹے نے چھپا رکھے تھے اب بلکل اسکے سامنے واضع تھے۔

رومان کا دماغ پھر سے گھوما تھا۔

"یہ تنگ لباس پہنے کس کو لبھانے گئی تھیں وہاں؟

ہاں بولو جواب دو کچھ پوچھا ہے میں نے۔"

Posted On Kitab Nagri

اسے مسلسل جنھنجوڑتے وہ اپنے قریب کر چکا تھا۔

رومان کی گرم سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پہ محسوس کر سکتی تھی۔

"آپ الزام لگا رہے ہیں مجھ پہ میں ایسی نہیں ہوں۔" سامعہ کو اپنے کردار کے اوپر انگلی اٹھتی محسوس ہوئی تو وہ فوراً سے وضاحت دیتے چیخی تھی۔

شاید وہ پہلی بار اسکے سامنے اونچی آواز میں چیخی تھی۔

رومان بلکل چپ ہو گیا تھا۔

کمرے میں جامد خاموشی کا راج تھا۔

اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کی تھی۔

کمرے میں سامعہ کی دبی دبی سسکیاں نمودار ہوئیں تو وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔

"تم جانتی ہو نا، تم پہ صرف میرا حق ہے، اس وجود کو دیکھنے کا چھونے کا سراہنے کا، پھر یوں خود کو دوسروں کے سامنے نمایاں کرنے کا کیا مقصد؟"

اسکا چہرہ اونچا کرتے آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔

سامعہ اسکی آنکھوں میں اٹھتے طوفانوں کا مقابلہ نہیں کر سکی تھی تبھی سر پھر سے جھکا لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں چھائی معنی خیز خاموشی، حق ملکیت اور رعنائیاں لوٹا تا وجود روماں نے بھرپور نگاہوں سے اسکا جائزہ لیا تھا۔

"مجھے تمہارا وہاں جانا پسند نہیں آیا۔ جبکہ وہاں رہنا تو ناممکن۔ جانتی ہو رات کاٹنا کتنا مشکل ہو گیا تھا یہ سوچ سوچ کے کہ تم وہاں اکیلی رہنے گئی ہو۔"

روماں نے اسکی کمر کے گرد اپنے مضبوط بازوں کا حصار بنائے اسے خود سے لگایا تھا۔

ایسی نوازشات کی توقع اسے کہاں تھی جبھی سنسناتے دماغ سے اسکا حصار توڑنا چاہا۔

روماں نے اسکی کمزور جدوجہد دیکھتے اسے خود میں بھینچ لیا تھا جیسے صدیوں کے بعد وہ اس سے مل رہا ہو۔

اسکے کپڑوں سے اٹھتی رومینس (پرفیوم) کی مہک سیم کے حواسوں پہ طاری ہونے لگی تھی۔

"آئندہ نہیں جاؤنگی۔" اسے وہاں سے جان چھڑانے کا کوئی اور طریقہ نظر نہیں آیا تھا تبھی گھٹی گھٹی آواز میں بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی کمزور آواز روماں کے لبوں پہ مسکراہٹ کھلا گئی تھی لیکن لہجے میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا۔

"تو اب کیوں گئی تھی؟" وہیں آگ برساتا انداز۔

"شش شادی۔۔۔"

"کوئی مر بھی جائے نا تو تم وہاں نہیں جاؤ گی۔"

Posted On Kitab Nagri

اسے سامنے کرتے پلکوں پہ اٹکے اسکے آنسوؤں کو

سمیٹتے کہا تھا۔

"جج جی اوکے۔"

مرتا کیا نا کرتا کے مصداق پہ عمل پیرا ہوتے اس نے زبان کے ساتھ زور و شور کے ساتھ سر بھی ہلاتے کہا تھا۔

رومان نے گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیا جسکی آنکھیں رونے سے گلابی ہو رہی تھیں وہیں میک اپ کے مٹے مٹے آثار اسکے نقوش کو مزید نکھار دے رہے تھے۔

لپ اسٹک رومان کی شرٹ پہ نقش و نگار بناتے مدہم ہو چکی تھی۔

گلہ شاید گہرا تھا اسلیئے اس نے دوپٹے کا زیادہ حصے کو گلے میں رکھا ہوا تھا جبکہ نفیس سی گولڈ کی چین بھی الجھی الجھی ہوئی تھی جہاں لاکٹ شاید گردن سے پیچھے کہیں گم ہو چکا تھا۔

رومان نے ہاتھ بڑھائے اسکی گردن سے بال ہٹائے۔

سامعہ کو اپنی دھڑکنوں کا ارتعاش ڈھول کی تھاپ سے بھی زیادہ پر آواز سنائی دینے لگا۔

اسکے لاکٹ کو سیدھا کرتے مکمل طور پہ گلے کی زینت بنایا تھا۔

اسکی انگلیوں کے پورز کی جنبش کو اپنے جسم پہ محسوس کرتے وہ سانس روک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکی قربت یا کمرے کی تنہائی کا اثر تھا جو رومان نے جھکتے ہوئے اسکی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے۔

"روم پپ پلیز۔۔"

پر حدت جذبوں کی آنچ اسے بھی پگھلانے لگی تھی اس نے رومان کو پیچھے دھکیلنا چاہا تھا۔

اسکی یہ حرکت رومان کے دماغ کی طنابیں ہلا گئی تھی۔

"منع کیا تھا نا مجھے مت جھٹکنا۔"

درشت انداز سے کہتے وہ پھر سے اسے قریب کر چکا تھا۔

"مم۔۔" اسکے انداز واطوار سے نڈھال ہوتی سامعہ شاید احتجاج کا حق بھی کھو رہی تھی۔

تبھی اسکے لفظوں کو اپنے ہونٹوں میں چنتے وہ اسے خاموش کروا گیا تھا۔

سامعہ کی آنکھوں سے پھر سے آنسوؤں جاری تھے۔

رومان کے ہونٹوں میں آنسوؤں کی نمکین آمیزش شامل ہوئی تو وہ اسے خود سے الگتے کرتے کمرے سے نکل گیا۔

سامعہ کتنی دیر بے یقینی سے اسکی حرکت کا سوچتی رہی جہاں ڈھیر ساری لاج شرم کے ساتھ رونا بھی آرہا تھا۔

کہاں وہ اسکے کردار پہ شک کر رہا تھا اور خود ان کمزور لمحوں کی زد میں آرہا تھا۔

دل میں ڈھیر ساری بدگمانی لیے وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے اپنے پورشن آئی تھی جہاں مما بابا کو سکون سے سوتے دیکھ اپنے کمرے میں گھسی بے تحاشا روتے ہوئے دل کا غبار ہلکا کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"آئی ہیٹ یو رومان میں آپکی غلام نہیں ہوں، میں وہیں کرونگی جو میرے دل میں آئے گا۔"

"میری بچی کو نظر لگ گئی ہے، مہندی پہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔"

رومان نے چچی کو بتایا تھا کہ سامعہ نے اسے کال کر کے کہا تھا وہ اسے لے جائے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں۔

چچی جان اسکے بہانے پہ مطمئن ہوتیں یا نا لیکن اگلے دن اسکے کمرے میں جب اسے بخار میں بے سدھ پڑا دیکھا تو من و عن اسکی بات پہ یقین کر لیا تھا۔

صبح چچی کے پاس ناشتہ کرنے آیا تھا تو اسے وہاں موجود نا دیکھ خود سے چچی کو من گھڑت کہانی کہہ سنائی تھی۔

امتیاز صاحب کسی میٹنگ کے سلسلے شہر سے باہر جا چکے تھے جبکہ باقی لوگ اسلام آباد سے واپس ہی نہیں آئے تھے ایسے میں رابعہ چچی نے پھر سے رومان کو کال کرتے سامعہ کی طبیعت کا بتایا تھا۔

وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ فوراً واپس آیا تھا۔

"شاید تھکن اور اسٹریس کی وجہ سے اچانک ٹمپریچر ہوا ہے آپ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں انشاءاللہ شام تک بہتر ہو جائیں گی۔" ڈاکٹر نے اسکی حالت کے پیش نظر تجویز دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کے جاتے اب وہ رابعہ چچی کی باتیں سننے پہ مجبور تھا۔

"معذرت بیٹا تمہیں بھی خواہ مخواہ کی زحمت اٹھانی پڑی۔"انہوں نے شرمندہ شرمندہ انداز میں اسے کہا جوان سے آنکھ بچاکے ایک نظر بخار میں پھنکتی سامعہ پہ ڈال لیتا۔

"آپ ایسی باتیں کیوں کررہی ہیں چچی جان، آج نہیں تو کل وہ مکمل میری ہی زمداری ہے تو پھر میں کیوں اپنی زمداری سے گھبراؤنگا۔"

انکے ہاتھ پکڑے رومان نے دلاسا دیا تھا۔

رابعہ چچی کو رومان کی ذات سے منسلک اپنے تمام خدشات دور ہوتے محسوس ہوئے تھے۔

نکاح کے وقت اس نے وویلا ہی اتنا کیا تھا۔

آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنے خوبصورت اور فرمانبردار داماد کی نظر اتارتے وہ نماز کیلئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

رومان چچی جان کی چھوڑی جگہ پہ آبیٹھا تھا۔

پانی تبدیل کرتے اسکے ماتھے پہ پٹیاں رکھنے لگا۔

"آئی ہیٹ یو روم۔۔"

وہ شاید نیند میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

رومان نے ذرا کو جھکتے اسکے لفظوں پہ غور کیا۔

Posted On Kitab Nagri

تلفظ واضع ہوئے تو اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

"ڈفر اپنا قصور تو مانتا نہیں ہے، رومان ملک سے نفرت مہنگی پڑ جائے گی سیم اس لیے دھیان کے تانے نانے اچھا سوچنے میں لگائیں ورنہ مجھے ہوش ٹھکانے لگانا آتا ہے۔"

ماتھے پہ پٹیاں رکھتے وہ اسے دھمکا بھی رہا تھا جو ہوش و حواس سے خرد برد پڑی تھی۔

اگلے دو دن تک وہ مزید نڈھال ہو چکی تھی۔

ہانیہ کی آج رخصتی تھی اور اسے وہاں نا جانے کا قلق اداس کر رہا تھا۔

مما بابا گئے کو کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب وہ اسکے کمرے میں چلا آیا تھا۔

"کیسی طبیعت ہے اب؟"

انتہائی خشونت سے کہتا وہ اسکا دل مزید خراب کر گیا۔

"بہتر ہوں پوچھنے کا شکریہ۔"

بیزاری سے کہتے اس نے توجہ ناخنوں پہ لگے کیوٹکس پہ کر لی۔

"آہا گڈ ایک کپ چائے تو پھر بنا کے دے سکتی ہیں۔"

سامنے موجود صوفے پہ بیٹھتے اس نے آرام سے حکم صادر کیا تھا۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

بیانیہ فوراً بدلہ گیا تھا۔

رومان نے بھرپور نگاہ اسکے سراپے پہ ڈالی جو ڈھیلے ڈھالے نائٹ ٹراوزر شرٹ میں ملبوس تھی۔

دو دن سے ایک ہی نائٹ سوٹ میں ملبوس دیکھ رومان کی نفیس طبیعت پہ یہ سب گراں گزرا تھا۔

"اوکے تو پھر میں چائے بنا رہا ہوں پانچ منٹ میں مجھے فریش نظر آؤ میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔"

رومان نے کھڑے ہوتے حکم صادر کیا۔

"میرا دل نہیں ہے چائے پینے کو۔"

مسلسل ٹمپریچر کی وجہ سے طبیعت پہ حد درجہ

سستی اور بیزاریت سوار تھی۔

"آپکا دل، دماغ دونوں ہی خراب ہیں بہت جلد انکی تھیراپی کروانے کا ارادہ رکھتا ہوں میں اسلیئے بنا بحث مجھے باہر نظر آئیں، ورنہ میں خود آپکو اٹھا کے شاور کے نیچے کھڑا کر دونگا۔ برداشت کا پیمانہ آپ میں کم ہی ہے۔"

معنی خیز سے کہتے اس نے چادر کو کھینچتے نیچے پھینکا اور خود کمرے سے باہر چلا گیا۔

"نہیں کرونگی میں کچھ بس اب بہت ہو گئی غلامی، یہ کرو، وہ کرو ایسے کرو ویسے نہ کرو اور مر جاؤ۔"

ہانیہ کی شادی پہ نہ جانے کا دکھ اوپر سے رومان کا سامنا اسے رولانے پہ مجبور کر گیا۔

لیکن وہ کر ہی کیا کر سکتی تھی وہ دھمکی ایسے دے کے گیا تھا کہ اس سے کچھ بھی بعید نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ فریش ہوتی باہر آئی تھی جب وہ دو کپ چائے لیے آیا۔

جسکے ساتھ ریفریشمنٹ کے طور پہ ایک برگر (یقیناً اپنے لیے رکھا ہوگا) اور کچھ فرائز لیے روم میں موجود اکلوتی ٹیبل پہ رکھے اسے بیڈ کے قریب لایا تھا۔

"آجائیں محترمہ مجھے آفس کیلیئے بھی نکلنا ہے۔"

سامعہ جز بز ہو کے رہ گئی بھلا اس نے کب کہا تھا کہ اس کیلیئے کچھ لائے جو اتنا احسان جتلا رہا تھا۔

لیکن بلی کے گلے میں گھنٹی باندھنا آسان تھا بانسبت رومان ملک کو جواب دینے کے۔

چائے پیتے ہی وہ وہاں سے جانے کیلیئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

سامعہ نے سکون بھری سانس لی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بڑے بابا اور تائی ماں کے ساتھ عائشہ اور ریحان کی آمد سے گھر کی خوشیاں لوٹ آئی تھیں۔

تائی جان کتنی دیر اسے خود سے لپٹائے پیار کرتی رہیں جو انہیں بہت کمزور لگ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہیں اسکی آنکھوں کے حلقے اس کی طبیعت خرابی کی چغلی کھا رہے تھے۔

"رابعہ تم یہ بتاؤ تم میری بچی کو لے کے ہی کیوں گئی دیکھو لگوالی نا نظر کتنی کمزور ہو گئی ہے اتنا سا منہ نکل آیا ہے۔"

تائی جان نے فکر مندی سے کہا تھا۔

"ارے بھابھی جان اب تو قدرے بہتر ہے پچھلے تین دن تو جان نکال کے رکھ دی تھی اس لڑکی نے۔"

رابعہ چچی نے گوشت کو بلینڈر میں ڈالتے قیمے کی تیاری کی۔

مشین کی آواز پہ ان سب کی باتوں کو اسٹاپ لگا تھا۔

اسے آرام کی تلقین کرتے تائی وہاں سے چلی گئیں تو وہ اپنے کمرے میں آ گئی عائشہ بھی اسکے پیچھے آئی تھی۔

"کیا ہے ابھی تک ناراض ہو۔"

وہ آفس والی بات کے بعد اس سے ابھی بھی بولنا چھوڑ چکی تھی۔

"نہیں بس بوریت سی ہو رہی ہے۔"

بیزاری سے کہتے اس نے میگزین اٹھایا۔

"آہاں تو پکنک کا پروگرام بنائیں سچ میں بہت مزہ آئے

گا دادا جان کے فارم ہاؤس چلتے ہیں تم بھی فریش ہو جاؤ گی۔"

عائشہ کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمکی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

پکنک کے نام سے سیم کی بھی ساری کثافت کہیں دور جاسوئی تھی۔

ریحان کو بھی اپنا ہم خیال بناتے بڑے ابو تک فرمائش پہنچائی گئی۔

سامعہ کی طبیعت کو دیکھتے انہوں نے بھی حامی بھر لی تھی۔

سنڈے کا پروگرام فائنل کیے وہ سب تیاریوں میں مگن تھے۔

"سیم بڑے بھیا بلا رہے ہیں۔"

وہ لان میں بیٹھی نجانے کن سوچوں میں ڈوبی تھی جو ریحان کی ہوا پہ ہڑ بڑا کے سیدھی ہو بیٹھی۔

"کیوں انہیں مجھ سے کیا کام پڑ گیا؟"

سامعہ نے مکمل اگنور کرتے اپنا شغل (گھاس کو توڑنے والا) شغل جاری رکھا تھا۔

"آئی ڈونٹ نو لیکن کافی غصے میں دکھائی دیتے ہیں۔"

ریحان نے اسے ڈرانا چاہا۔

"میں نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا انکے غصے کو سہنے کا کسی اور کو بھیج دو۔"

ہاتھ جھاڑتے وہ اپنے گھر کی طرف بڑھنے لگی۔

"جو جسکا نصیب ہوتا ہے بھائی ہم وہ نہیں کھینچتے۔"

Posted On Kitab Nagri

ریحان بیٹ بال اٹھائے گیٹ کراس کر گیا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ انکے پورشن میں داخل

ہوئی تھی۔

"بہت ہوئی بزدلی سامعہ ملک اب مزید نہیں ڈرنا

جلاد ہے تو کیا ہوا انسان تو نہیں کھاتا نا۔"

خود کو مضبوط کرتے وہ اسکے کمرے کی جانب بڑھی۔

کھٹکے کی آواز پہ وہ متوجہ ہوا۔

"اچھے کمبنیشن میں ڈریس شرٹس پیک کر دو۔

کچھ دن کیلئے مجھے شہر سے باہر جانا ہے۔"

اسے دیکھتے ہی حکم نامہ جاری ہوا۔

سیم کو حیرت ہوئی بھلا وہ کب سے اسکی پسند کی کلیکشن پہ چلنے لگا تھا لیکن سر جھٹکتے اسکی بات پہ عمل کرنے لگی تھی۔

مختلف فائلز میں الجھا وہ گاہے بگاہے اس پہ نظر ڈال لیتا تھا غائب دماغی سے کام کر رہی تھی۔

کافی دیر اسے نوٹس کرنے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جاؤ عائش کو بھیجو۔"

اسکے ہاتھ سے شرٹ جھپٹنے والے انداز میں لیتے

کہا تھا۔

وہ چونکی تھی۔"لیک۔۔"

"جو کہا ہے وہ کرو مزید بحث نہیں۔"

وہ پاؤں پٹختی وہاں سے نکلی۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟ "

عائشہ نے موسلا دھار بارش کے آثار دیکھے تو

اسکے قریب چلی آئی۔

"کیا سمجھتا ہے وہ خود کو کسی نگری کا شہزادہ ہے،زیادہ پارسہ ،سگھڑ باقی سب اسکے نزدیک کیڑے مکوڑے ہیں۔ "

اس نے روتے ہوئے الٹے ہاتھ سے اپنے آنسوؤں صاف کیے۔

"پر کچھ تو بتاؤ ہوا کیا ہے؟کوئی لڑائی کی ہے؟"

عائشہ کو ہمدردی کرنا مہنگا پڑ گیا تھا جسے اس نے

Posted On Kitab Nagri

بے نقط سناڈالیں۔

" کچھ نہیں، کچھ بھی نہیں آئیندہ مر کے بھی یہاں

نہیں آؤنگی اور یہ ریحان اسکی تو میں خبر لونگی۔"

بنا عائشہ کو کچھ بتائے وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلی۔

"کیا ہوا؟"تائی اماں بھی آن پہنچیں تھیں۔

"آپکے لاڈلے نے ہی کچھ بولا ہوگا۔"

عائشہ نے کہتے ساتھ رومان کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے تائی ماں بھی اسکے پیچھے چلی آئیں۔

"یار یہ پیکنگ کردو شام میں نکلنا ہے مجھے۔"

وہ فائل سمیٹتے بولا۔

"سیم کو کچھ کہا ہے تم نے؟"

جو سوال پوچھنے کی عائشہ میں ہمت نہیں تھی وہ تائی اماں تو پوچھ ہی سکتی تھیں۔

"لگادی شکایت۔"

دل میں کڑھتے بظاہر مسکرا کے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں کرتے ہو ایسا، ایک بات یاد رکھو اس گھر کی بہو بنے گی تو وہی اپنے دل دماغ کو جتنی جلدی ہو سکے اس بات کیلئے تیار کر لو ویسے بھی تمہارے بابا اور میں رخصتی کا سوچ رہے ہیں تاکہ رابعہ اور امتیاز کے اس رشتے کو لے کے خدشات دور ہو سکیں۔"

تائی اماں نے اسے بے نقط سنا ڈالیں اور ساتھ ہی کھونٹا فکس کرنے کا مژدہ سنایا۔

"مما ابھی وہ بہت امیچور ہے یہ دیکھیں شرٹس پیک کرنے کو کہا کس کمبنیشن میں رکھی ہیں۔"

عائشہ نے کنٹراسٹ دیکھے تو ہنسی نہیں روک سکی۔

رومان کی گھوری پہ وہ شرافت سے اسکی پیکنگ

کرنے لگی۔

" سر پہ جب زمداری پڑتی ہے تو بڑے بڑے ٹھیک ہو جاتے ہیں اور سیم تو ابھی بچی ہے بھابھی نے اسے کبھی کوئی زمداری دی کہاں ہے۔"

تائی اماں کے انداز سے چھلکتا پیار اسے مزید غصہ دلانے لگا۔

"آپکی بچی نے تو میرا اچھا مذاق بنوانا تھا نا اگر میں

اس پہ بھروسہ کرتے لے جاتا یہ بیگ تو۔"

رومان نے اشارہ کرتے ماں کو شکایت لگائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو تم بچے تھوڑی ہو اپنے کام کرنا سیکھ لو۔ سیم یہاں تمہارے کاموں کیلئے تھوڑی آ رہی ہے۔"

مما کا صاف جواب اسے لاجواب کر گیا تھا۔

"واہ مما جو ابھی آئی نہیں اسکیلئے آپ اپنی اولاد

کو غیر کر رہی ہیں اٹس ناٹ فئیر۔"

رومان نے انکے سامنے سر جھکاتے پیار لیا۔

"جیتے رہو خیر سے واپس آنا۔ جاتے ساتھ کال کرنا۔"

اسے ماتھے پہ بوسہ دیے رخصت کیا تھا۔

"بھائی میرا پرفیوم۔"

بیگ لینے کیلئے عائشہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے جھٹ سے فرمائش جڑ دی اس نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا۔

"تھوڑی عقل اپنی دوست کو بھی دے دو۔"

رومان نے اسے چھیڑا تو وہ ہنس دی۔

وہ بیگ لیے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آگے بڑھتے اسکی نظر بلاارادہ چچا کے پورشن کی طرف گئی جہاں ایک اجنبی کے ساتھ سامعہ کو گنپیں ہانکتا دیکھ اسکا پارہ ہائی ہوا تھا۔

ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جہاں فلائٹ میں کم وقت رہ گیا تھا۔

بعد میں اسکی خبر لینے کا سوچتے وہ آگے بڑھ گیا۔

سیم نے اسکا ٹھٹکنا بخوبی ملاحظہ کیا تھا۔

ایک کمینی خوشی سی ہوئی تھی اسے جیلس ہوتا دیکھ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہائے کیا کر رہی ہو؟"

سامعہ نے موبائل کے بپ کرنے پہ چیک کیا جہاں ازمیر کا مسیج بلنک کر رہا تھا۔

"نتھنگ اسپیشل۔ "

یک لفظی جواب دیے موبائل رکھنے لگی تھی جب وہ دوبارہ سے بج اٹھا اب کے کال تھی۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے کال اٹھالی۔

Posted On Kitab Nagri

"بزی تو نہیں تھی مجھے لگا شاید میں نے ڈسٹرب کیا۔ "

ازمیر کا دھیما انداز اسے ایک لمحے کو کسی اور جہان لے گیا تھا۔

لیکن اپنے خیال پہ لاحولا پڑھتے اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"نہیں تو تم بتاؤ کیسے ہیں سب گھر میں مامی وغیرہ۔"

اس نے ٹانگیں پسارتے کہا تھا۔

"ٹھیک ہیں یاد کرتے ہیں تمہیں پھر آئی ہی نہیں۔"

ازمیر نے ذرا سنبھل کے جواب دیا۔

"اوو پتا نہیں کیوں مما بابا اتنی اسٹرکنس کرتے ہیں مجھے لگتا شاید رومان کو میرا وہاں آنا پسند نہیں تبھی شاید مما بابا بھی منع کر دیتے ہیں۔"

اپنے تئیں اس نے ایک سولڈ ریزن پیش کی تھی۔

"کبھی وجہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کہ کیوں کرتے ہیں وہ ایسا؟"ازمیر نے سن گن لینی چاہی۔

"نہیں کبھی ان معملات میں زیادہ توجہ نہیں دی تم بتادو۔"وہ تھوڑا الجھی تھی۔

"خود ڈھونڈو جواب، تمہارے ددھیال والے کیوں نہیں چاہتے کہ تم ننھیال جاؤ پھوپھو بیچاری بہت سیدھی ہیں ان سب کی باتوں میں آجاتیں۔"

Posted On Kitab Nagri

ازمیر نے اس کے دل میں شک کا بیج بویا۔

ذہن تو اسکا بھی کھٹک رہا تھا۔

مما کا انکار رومان کا اتنا شدید رد عمل آخر کیا وجہ تھی اس سب کے پیچھے؟

"مجھے نیند آرہی ہے ازمیر ہم بعد میں بات کریں۔"

اس نے خود کو ایک بھنور میں محسوس کرتے کہا۔

"اوہ ہاں کیوں نہیں ویسے بھی تمہاری طبیعت خراب ہے اپنا ڈھیر سارا خیال رکھنا۔مجھے تمہاری فکر رہے گی۔"

ازمیر کی بات اسکا دل دھڑکا گئی۔

کتنی پرواہ تھی اسے سامعہ کی جبکہ جسے پرواہ ہونی چاہیئے تھی اس نے کال بند کرتے موبائل کو سائیڈ پہ رکھا۔

کتنی دیر وہ ازمیر کا موازنہ رومان سے کرتی رہی اسے ازمیر بہت فرینڈلی لگ رہا تھا جبکہ رومان کی تو اکڑ ہی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

انہی سوچوں میں گم کب نیند کی دیوی اس پہ مہربان ہوئی اور وہ گہری نیند سو گئی تھی۔

صبح کا آغاز کافی ہنگامہ خیز تھا سوائے رومان کے جو کہ بزنس کے سلسلے میں باہر تھا سب ہی فارم ہاؤس جانے کیلیئے ریڈی ہو رہے تھے۔

"یار بیٹ بال ضرور رکھنا بیگ میں۔"

Posted On Kitab Nagri

ریحان اسکے سر ہوا تھا جو کھانا پیک کر رہی تھی۔

"کیا وہاں رہنے کا پلان ہے؟"

اپنی تیاری کو فائینل ٹچ دیتی عائشہ بھی وہاں آئی تھی۔

"ہاں مما بتا رہیں تھیں اور بڑے ابو اور بابا کا ٹور کافی لمبا جائے گا۔"

"ارے ازمیر آؤ بیٹا۔"

رابعہ چچی کی آواز پہ دونوں متوجہ ہوئیں۔

"کیسی ہیں پھوپھو؟ میں یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا آپ سے مل لوں اور سیم کی طبیعت بھی پوچھ لوں۔"

انتہائی فرمانبرداری سے کہتے اس نے بھولے سے بھی اس پہ نگاہ نہیں کی تھی۔

"اچھا کیا بیٹا آجاؤ اندر۔ سیم بھائی کیلیئے شیک بنا کے آو۔"

رابعہ چچی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ساتھ آرڈر دیا تھا۔ بھائی لفظ پہ ازمیر کا منہ کڑوا ہوا تھا۔

"ارے نہیں پھوپھو آپ لوگ شاید کہیں جارہے ہیں؟ میں پھر کبھی آجاؤنگا۔"

خوش اسلوبی سے کہتے وہاں بیٹھنے سے انکار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے ایسے کیسے ازمیر تم بھی ہمارے ساتھ چلو بہت

مزہ آئے گا۔" سامعہ نے ایکسائٹڈ ہوتے کہا تھا۔

"ہاں ازمیر بھائی چلیں ویسے بھی ہمیں وہاں ایک پارٹنر کی ضرورت پڑے گی۔"

ریحان نے پرجوش انداز میں کہا۔

سب کے اصرار پہ وہ انکے ہمراہ آیا تھا۔

"اتنا ڈیشنگ کزن کہاں چھپا کے رکھا تھا سیم۔"

عائشہ نے چور نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا۔

"نظر نہ لگا دینا ماموں کا اکلوتا بیٹا ہے۔"

سامعہ نے اسکی بات کو مزاق میں لیتے قہقہ لگایا۔

"پارٹنر چن لیں سب لوگ، بھائی اور میں پارٹنر۔"

ریحان کافی جلدی اسکے ساتھ گھل مل گیا تھا۔

"جی نہیں ہم دونوں اناڑی ہرانا چاہتے ہو ہمیں واہ ایوں ہی۔"

عائشہ کو فوراً اعتراض ہوا تھا کوئی اور گیم ہوتی تو سامعہ ضرور کچھ نہ کچھ بولتی لیکن کرکٹ میں وہ واقعی اناڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ازمیر اور میں پارٹنر ہونگے۔"

سیم نے فوراً کہا تھا۔

ریحان نے بھی اسکی مجبوری سمجھتے ایگری کر لیا تھا۔

ازمیر بہترین کھیل رہا تھا جب اسے آواز لگاتے رن کرنے کو کہا۔

وہ ہڑبونگ میں بھاگی تھی جب سامنے سے آتے ازمیر سے ٹکرائی۔

عائشہ نے اس ٹکرانے کے منظر کو بخوبی دیکھا تھا تبھی بھاگتے ہوئے اسے سہارا دیا۔

"اوہ سوری سیم۔"

ازمیر نے اسکے کندھوں پہ ہاتھ رکھنا چاہا تھا جب عائشہ نے اسے دونوں کندھوں سے تھام لیا۔

"اٹس اوکے ہو جاتا ہے ایسا گیم ہے نا آپ جان بوجھ کے تھوڑی ٹکرائے ہیں میں نے دیکھ لیا تھا۔"

عائشہ کی کاٹ دار نگاہیں ازمیر کو بخوبی محسوس ہوئی تھیں۔

درد سے کراہتی سیم رونا شروع کر چکی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟" ریحان جو بال لینے گیا تھا سیم کو روتے دیکھ فوراً اسکے پاس آیا۔

"بخار سے ابھی اٹھی ہے نا تبھی شاید چکر آ گئے ہیں آ جاؤ سیم کچھ دیر ریسٹ کر لیتے ہیں۔ ریحان یو بوتھ آف یو کیری آن یور گیم۔"

Posted On Kitab Nagri

عائشہ نے تیز تیز بولتے ساتھ سامعہ کو سہارا دیتے وہاں سے کمرے میں لائی تھی۔

مما بابا لوگ گاؤں میں کھیتوں پہ گئے تھے۔

"آر یو اوکے سیم؟"

عائشہ نے فکر مندی سے کہا جہاں اسکا ناک کافی سوج چکا تھا اور نچلے ہونٹ سے بھی خون رسنے لگا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں سونا ہے مجھے۔"

وہ چکراتے سر کو تھامتے بولی۔

عائشہ کے پاس ہمیشہ پین کلر موجود ہوتی تھیں تبھی بیگ سے پین کلر نکالے اس کھلاتے سلا دیا تھا اور خود باہر آگئی۔

"ازمیر بھائی کہاں گئے؟"

ریحان کی دیکھا دیکھی وہ بھی ازمیر بھائی کہنے لگی تھی۔

ظاہری بات تھی وہ سامعہ کا کزن تھا اسکا تھوڑی جو اسکی طرح فرینک ہوتی۔

"چلے گئے ہیں کہہ رہے تھے کوئی ارجنٹ کام آگیا۔"

ریحان نے گیند کو بیٹ پہ رکھے اسٹروک لگانے کی

کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں وہ کچھ عجیب نہیں لگا راہی۔"

عائشہ نے اسے پر سوچ نگاہوں سے دیکھتے اپنا ہم

خیال کرنا چاہا۔

"آپکو تو ہر چیز ہی عجیب لگتی ہے اچھے خاصے تو ہیں بلکہ بھلے چنگے ہی ہیں سیم کے کزن ہیں اس میں

کیا عجیب بھلا ہونا۔"

وہ بے فکری سے کہتے اپنے کام میں لگا تھا۔

"ہمم شاید میں ہی اوور تھنکنگ کر رہی ہوں۔"

عائشہ نے سوچتے ہوئے اپنے ذہن سے تمام غلط

خیالات کو جھٹکا تھا۔

رومان کی کال آئی تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ اسے سب بتا گئی تھی۔لیکن اس سب کے بعد رومان کی گہری چپ یہی

ظاہر کر رہی تھی اسے کوئی فرق نہیں پڑنا۔

رات گئے جب بابا لوگ واپس آئے موسم کافی خراب ہو چکا تھا اور ویسے بھی انکا یہاں ایک ہفتے کا اسٹے تھا اسلیئے

سب بے فکری سے اپنے اپنے کمروں میں دبکے موسم انجوائے کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بجلی کی گرج سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔

وہ وحشت زدہ سی ہوتی اٹھ بیٹھی تھی۔

اپنے اکیلے سونے کی عادت پہ خود کو ملامت کرتی وہ ریحان اور عائشہ کے کمرے کی طرف جانے کا سوچتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

جگہ نئ نہیّں تھی انکا بچپن یہاں گزرا تھا لیکن دادا دادی کے انتقال کے بعد اسے فارم ہاؤس کا نام دیتے گھر کے مردوں نے اپنی اپنی پسند کے جانور پرندے رکھ چھوڑے تھے۔

وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو ٹی۔وی آن دیکھتے حیران ہوئی جہاں میچ لگا تھا صوفے پہ بیٹھا کوئی اور نہیں یقیناً ریحان ہونا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سوچتے ہوئے اسکے سر پہ پہنچی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انسانوں میں شمار ہوتا ہے تمہارا کیارات کے اس پہر کوئی نارمل انسان تو جاگ نہیں سکتا۔بہر حال میں عائش کے ساتھ سونے جارہی تم میرے کمرے میں سو جانا مجھے اکیلے ڈر لگ رہا تھا۔"

ریحان کو بے نقط سنانے کے ساتھ ہی جمائی کو

روکتے وہ واپس پلٹی۔

Posted On Kitab Nagri

"رکو۔۔"

یہ آواز اسکے قدم رکے تو سانسیں رفتار پکڑ چکی تھیں۔

"روماں اٹھتے ہوئے اسکے قریب آیا تھا۔

سامعہ نے پیچھے مڑتے اسے دیکھا جسکے چہرے کے تنے نقوش کو اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔

"آآپ مم میرا مطلب ہے آپ تو باہر تھے نا؟"

سیم کو اپنی آزادی سلب ہوتی نظر آئی جو کسی بھوت کی طرح انکے پیچھے یہاں چلا آیا تھا۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا اگر آپکے سو کالڈ ازمیر صاحب آسکتے ہیں تو۔۔"

وہی مخصوص طنز برساتا انداز وہ جز بز ہوتی اسکے منہ نہ لگنے کا تہیہ کرتے مڑنے لگی تھی جب پھر سے اسے اپنی جگہ واپس آنا پڑا تھا۔

سامعہ نے ایک خوفزدہ نگاہ اپنے قریب رکے روماں پہ ڈالی جسکے ہاتھ اسکے ناک پہ لگی بینڈیج کو چھو رہے تھے۔

"بچی نہیں رہی تم نا یہ تمہاری کنچے کھیلنے کی عمر ہے۔"

اب کے ہاتھ اسکے ہونٹ کے زخم کو چھو رہے تھے۔

"وہ بس۔۔"

اسے سمجھ ہی نہیں آئی اپنی صفائی کیسے پیش کرے۔

Posted On Kitab Nagri

"منع کیا تھا ناکہ تم اپنے ننھیال سے کوئی تعلق نہیں رکھو گی پھر بھی میری بات نہیں مانی۔بتاؤ کیا سزا دوں اسکی۔"

سامعہ کی آنکھیں خوف سے پھیلیں اسکا مطلب تھا اسے ازمیر کے یہاں ہونے کی رپورٹ مل چکی تھی۔

"وہ تو بس اچانک اس میں۔۔۔۔"

"شاید تمہیں میری بات سمجھ ہی نہیں آتی اچھا ہے گا جو میں تمہیں اپنے طریقے سے سمجھاؤں۔"

دبے دبے انداز میں کہتا وہ اسے کھینچتا اسی کے روم میں لایا تھا۔باہر سب کے اٹھ جانے کا خوف تھا۔

رومان نے ہاتھ بڑھاتے سارے بٹن گرائے ایک دم سے ہونے والی روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔

اسے بیڈ پہ گرائے اسکے قریب ہوا تو سامعہ کی آنکھیں پھیلنے لگیں۔انجانے خوف نے اسکا محاسبہ کیا۔

"ایم سس سوری اب پکا کبھی کسی سے نن نہیں ملونگی۔" سامعہ نے اپنا توازن سنبھلتے اٹھ کے بیٹھنا چاہا۔

تبھی سیم کا سیل بجا تھا۔اور ساتھ سکرین پہ شو ہوتے نام نے رومان کو مزید بھڑکایا۔

"کیوں کر رہا ہے یہ کال اسوقت ہاں؟"

وہ اب کے دھاڑا تھا۔

"مم مجھے نہیں پتا۔"

وہ جو اسے دوبدو جواب دینے کے پلان بناتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سارا کنفیڈینس لیول زیرو ہوا تھا۔

"اٹھاؤ کال۔"

ایک اور حکم سیم نے ڈرتے ساتھ کال اٹینڈ کی۔

"کیسی ہو سیم آئی ایم سوری میری وجہ سے تمہیں چوٹ لگی اب ٹھیک ہو نا تم مجھے تمہاری بہت فکر ہو۔۔۔۔"

ابھی وہ کچھ اور بولتا جب رومان نے اس سے موبائل کھینچ دیوار پہ دے مارا تھا۔

وہ حیرت سے کئی ٹکڑوں میں بٹے اپنے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔ایک خوفزدہ نگاہ رومان کے سرخ پڑتے چہرے پہ ڈالی جو کھڑے ہوتے اپنے بالوں کو کو مٹھی میں جکڑے کھڑا تھا۔

"کیا چاہتی ہو تم مجھ سے آزادی یا مجھے ذہنی اذیت میں مبتلا رکھ کے تمہیں خوشی محسوس ہو رہی؟"

رومان کی آواز اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر گئی۔

دور کہیں پھر سے بجلی چمکی تھی اور ساتھ ہی کمرے سے بجلی چلی گئی۔

اگر رومان کی آنکھوں سے ٹپکتی وحشت سے نجات ملی تھی تو اندھیرے کے خوف نے اسے رومان کی پناہوں میں سکڑنے پہ مجبور کر دیا تھا۔

اسکے وجود میں چھپنے کی کوشش کرتی وہ کانپ رہی تھی۔

"مم مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

کسی بچے کی اسکی شرٹ کو جکڑے وہ ممنائی تھی۔

رومان کا غصہ ایک پل میں اڑن چھو ہوا تھا۔

اسکے سینے سے لگی وہ لڑکی شاید اپنے اور اسکے درمیان موجود رشتے کی نزاکتوں سے آگاہ نہیں تھی تبھی وہ اسکیلئے آزمائش بن گئی۔

وہ جس چیز نے اسے بے چین رکھا تھا اور جب عائشہ کی زبانی اسے سیم کے زخمی ہونے کی خبر ملی تو وہ اپنے تمام باقی میٹنگز کینسل کیے واپس آیا تھا۔

اسکے کمرے میں آیا تو وہ بے سدھ پڑی سو رہی تھی۔

اسے سیم سے کوئی طوفانی عشق نہیں ہوا تھا بس رشتہ ہی ایسا تھا کہ وہ خود بخود اسکی فکر کرنے لگا تھا اور کچھ گلٹ تھا وہ جاتے وقت اس سے اچھا بیہیو نہیں کر کے گیا۔

"کچھ نہیں ہوتا میں ہوں یہاں۔"

کسی بچے کی طرح پچکارتے اس نے اسے خود سے

الگ کرنا چاہا تھا لیکن وہ مزید سہمتی اسکے

قریب ہوتے اسکا امتحان لینے پہ تلی تھی۔

"سامعہ میں جنزیٹر آن کر کے آتا ہوں، ریلکس۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اتنا نرم تو شاید ہی اس نے اس سے کبھی بولا ہو۔

سیم نے اہستگی سے پیچھے ہوتے اسکی شرٹ چھوڑی۔

اندھیرا اتنا تھا کہ ہاتھ سے ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔

بجلی کی گرج چمک اسے بری طرح خوف میں جکڑے ہوئے تھی اسلیئے وہ بنا سوچے سمجھے اسکے قریب تھی۔

"مم مجھے ساتھ لے کے جائیں۔"

وہ ابھی تک اسکا ہاتھ تھامے ٹھہری تھی جب کمرہ روشن ہوا تھا۔

آنکھیں کچھ دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اسے اپنے آپ پہ شرمندگی ہوئی۔

وہ اسے سے مزید دور ہٹنے لگی تھی جب رومان اسے یوں بکھرا دیکھ خود بھی بکھرنے لگا تھا اور اسے خود میں سمویا۔

"رر مم۔۔"

رومان کی دیوانگی اسے ہوش میں لائی تھی جو اسکے چہرے کے نقوش کو چومتے اسکی جان نکال رہا تھا۔

"شش سوچنا بھی مت کہ مجھ سے آزاد ہو سکو گی۔

جان نکال لونگا میں۔"

وہ اسکی وارفتگیوں سے نڈھال ہونے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نجانے کیسا شخص تھا من موجی جب دل چاہتا اس پہ میگھا بنتے برسنے لگتا اور کبھی شعلہ بن کے اسے بھی جلانے لگتا۔

اس سے پہلے کہ وہ ان لمحوں کی قید میں آتے حدود تجاوز کرتا اسے چھوڑے وہاں سے نکلتا گیا تھا۔

سامعہ بے بس سی بیٹھی اسکی دیوانگی کے اس منظر کو محسوس کرتے رودی۔

"بہت برے ہو تم رومان ملک آئی ہیٹ یو۔"

وہ سسکتے ہوئے تکیے میں منہ چھپائے رودی تھی۔

کتنی بار بجلی چمکی کتنی بارش برسی اسے کچھ ہوش نا تھا اگر کچھ یاد تھا تو اسکا لمس جو وہ اسکے وجود پہ چھوڑ گیا تھا اور اسے ہمیشہ کیلئے اپنا قیدی بنا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نجانے کس بد نظر کی لگی ہے میری بچی کو اتنا سا منہ نکل آیا ہے۔" صبح ناشتے کی ٹیبل پہ رابعہ چچی تفکر سے بولیں۔

"سیم ہم تمہیں یہاں ٹھیک کرنے آئے ہیں بیمار نہیں شکل دیکھو سو سال کی بیمار لگ رہی۔"

Posted On Kitab Nagri

ریحان نے توس پہ جیم لگاتے کہا تھا۔

"رومان نہیں اٹھا رات اچانک ہی آگیا وہ۔۔"

تائی اماں کو بیٹے کی یاد ستائی تھی۔

سامعہ کے سامنے رات کا منظر گھوما تو وہ نظریں سامنے رکھے برتنوں پہ جمائے اسکی سوچوں کو جھٹکنے لگی۔

"گڈ مارننگ ایوری ون۔"

انتہائی بشاشت سے کہتا وہ تائی ماں کی طرف جھکا تھا۔

سامعہ اور تائی اماں کی چیئر کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ تھا اسکے جھکنے سے رومان کا کندھا سامعہ کی چیئر سے ٹچ کرنے لگا تھا۔

"کیسا رہا ٹور۔"

بڑے ابو نے استفسار کیا۔

"ہمیشہ کی طرح اے ون۔"

سامعہ کے برابر میں کرسی سنبھالے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

اسکے لبوں پہ کھلی مسکراہٹ سب کیلئے نئی ہی تھی۔

"خیر تو ہے بھائی دنیا فتح کر کے آئے ہیں کیا مسکراہٹ ہے کہ آہمم۔"

Posted On Kitab Nagri

ریحان نے شرارتی انداز میں کہا تھا پر عائشہ کی پڑنے والی کہنی پہ تلملا اٹھا۔

"بابا ہماری سی آر کا مسیج آیا تھا کل سے یونیورسٹی اوپن ہو رہی ہے ہمیں واپس جانا پڑے گا۔"

عائشہ نے اداسی سے مسیج ریحان کے سامنے کرتے کہا۔

"نو وے میری چھٹیاں ابھی اسٹارٹ ہوئی ہیں میں کہیں نہیں جا رہا بابا آپکا پرامس تھا آپ مجھے کھیتوں پہ لے جائیں گے۔" ریحان نے تردیدی نقطہ اٹھایا۔

"فلحال جانے کے ارادے ہمارے بھی نہیں ہیں، رومان تم

ان دونوّں کو اپنے ساتھ لیتے جانا اور ایک بار سائٹ کا بھی چکر لگا لینا۔"

فیاض صاحب کی بات پہ امتیاز اور باقی سب نے ہامی بھری تھی۔

"لیکن ہم گھر میں اکیلے کیسے رہیں گے بڑے ابو۔"

سامعہ شاید جانا نہیں چاہ رہی تھی۔

"اوہ کم آن سیم پہلے کونسا نہیں رہتے ہیں۔

ہوگا تو صرف یہ باگڑ بلا نہیں ناسڑ نے دوا سے یہاں ہم گھر زیادہ اچھے سے رہیں گے اور یونی اسٹارٹ ہوگی تو تمہاری یہ بیماری بھی بھاگے گی۔"

عائشہ نے لاپروائی سے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان اس دوران مکمل خاموشی سے ناشتہ کرنے

پہ لگا تھا۔

اور بنا چوں چراں کیے وہ اس جلاد کے ساتھ واپس

آ گئیں تھیں۔

یونیورسٹی اوپن ہو چکی تھی ایسے میں آدھا دن وہاں گزارنے کے بعد وہ باقی کا دن اپنے کمرے میں گزار دیتی۔

اس دن وہ عائشہ سے ملنے نیچے آئی تو پورا گھر خالی پڑا تھا۔کچھ سوچتے وہ کچن میں آئی تھی پر کہیں بھی نہیں تھی۔سب کے کمرے دیکھ چکی تھی۔ایسا کبھی نہیں ہوا تھا وہ اسے بتائے بنا کہیں جائے۔

ایک بار رومان کے کمرے میں دیکھنے کیلئے وہاں آئی تو شاور سے گرتے پانی پہ یقین ہو گیا کہ عائشہ وہیں تھی۔

اس ٹائم تقریباً رومان آفس ہی ہوتا تھا۔ٹائم پاس کیلئے اسکے کمرے کا جائزہ لینے لگی تھی۔

شیلف پہ رکھی کچھ کتابوں نے اسکی توجہ اپنی جانب کھینچی تو وہ انکے ٹائٹل پڑھنے میں مصروف تھی جبھی واشروم کا دروازہ کھولے وہ باہر آیا۔

"عائش میں۔۔۔"

اس نے پلٹتے ہوئی اسکی غیر موجودگی کا گلہ کرنا چاہا تھا لیکن سامنے رومان کو موجود دیکھ وہ دھک سے رہ گئی جو شرٹ لیس ٹراؤزر میں ملبوس اسکے سامنے تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سامعہ نے بے اختیار آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔

رومان جو اسکی یہاں موجودگی پہ حیران سا ٹھہرا تھا اسکی حرکت لبوں پہ مسکراہٹ دوڑا گئی۔

ٹاول بیڈ پہ پھینکے اسکے قریب چلا آیا۔

سامعہ کی دھڑکنیں کئی سو واٹ کی رفتار سے تیز ہوئی تھیں جب قدموں کی چاپ اسکے قریب آ کی رک گئی تھی۔

"ہاتھ ہٹاؤ۔"

وہی اکھڑ انداز عود آیا تھا۔

"نن نہیں سوری میں عائشہ سمجھ رہی تھی وہ کک کہیں بھی نہیں پپ پورے گھر میں اسے تلاش کر لیا میں نے میں سمجھی وہ۔۔۔۔"

رومان نے تیز گام جیسی رفتار پکڑتی اسکی زبان پہ بند باندھے تھے۔

اپنے ہونٹوں پہ سختی سے جمی اسکے ہاتھوں کی گرفت یہاں آنے کی غلطی کا اندازہ کروا گئی۔

رومان کے ہاتھ ہونٹوں سے ہٹتے اسکے ہاتھوں تک گئے تھے جو اسکی آنکھوں کی آڑ بنا کے رکھے ہوا تھا۔

"مم میں آئیندہ یہاں نہیں آؤنگی پپ پرامس۔"

پھر سے آئیندہ والی رٹ لگائی تھی۔

رومان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پکی بات ہے نا آئیندہ یہاں نہیں آئیں گی۔"

اسکے کانوں میں سرگوشی کرتا اسکی جان نکالنے

کے درپے تھا۔

"جج جی پکا۔۔"

اس نے جلدی سے وضاحت دی تھی۔

"اوپن دا آئیز۔"

دھیموں سروں میں فرمائش کی گئی تھی۔

سامعہ نے خود پہ قابو پائے آنکھیں کھولیں جہاں ابھی بھی وہ ایسے ہی رکا تھا۔

"پپ پلیز شرٹ۔۔"

اسکی بات لبوں میں رہ گئی تھی جب رومان کی محبت بھری جسارت اسے نظریں جھکانے پہ مجبور کر گئی۔

"رو۔۔"

"آہاں"

اسے خود میں سموتے رومان اپنے حواس کھونے لگا تھا جب دروازے پہ دستک ہوئی تھی اور وہ اسے چھوڑے

ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

سیم اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو ہموار کرتے آگے بڑھی تھی۔

"اوئے سیم میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی یہاں کیا کر رہی ہو ابھی سے سیاں جی کے کمرے میں۔"

عائشہ جانتی تھی وہ یہاں آنے سے کتنا کتراتی تھی تبھی اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"وہ میں بھی تمہیں ڈھونڈ رہی تھی میرے روم میں چلیں۔"

وہ عائشہ کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے بھاگنے والے انداز میں بولی۔

"ہاں چلتے ہیں پر کیا ہو گیا ہے ایسے۔۔"

عائشہ نے اسکا بغور جائزہ لیا جسکا چہرہ بھیگا تھا۔

"کک کچھ نہیں اسائمنٹ بنائیں پلیز۔"

وہ اسے اپنے حواسوں سے جھٹکتے بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مما اتنی جلدی کیوں ابھی تو میری اسٹڈی بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی۔"

اسے معلوم ہوا تھا کہ تائی اماں رخصتی چاہ رہی ہیں تبھی وہ اداسی سے بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا آج نہیں تو کل یہ فریضہ انجام دینا ہی ہے نا پھر کیا مشکل ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں ہی جانا ہے۔"

رابعہ سمجھ رہی تھیں وہ انہیں چھوڑنے کا سوچتے اداس ہو رہی ہے تبھی اسکا دل بہلانے کو بولیں۔

"وہ بات نہیں مما بس میں ابھی شادی ہی نہیں کرنا چاہتی، ہم دونوں کی سوچ میں بہت فرق ہے اور۔۔۔"

"چچی جان مجھے بات کر لینے دیں اس سے۔۔۔"

دھڑام سے دروازہ کھولے وہ اندر آیا تھا۔

اسکا بار بار جھوٹے سچے عذر پیش کیا گیا انکار جب رومان تک پہنچا تو وہ بھڑک اٹھا۔

سامعہ نے نفی میں سر ہلاتے مما کو منع کرنا چاہا جو خاموشی سے وہاں سے اٹھ کے چلتی بنیں۔

"کیا خناس بھرا ہے دماغ میں۔"

غصے سے گھورتے وہ بولا تھا۔

سامعہ کو خیال آیا اگر وہ آدم خور ہوتا تو یقیناً سامعہ کو سالم نگل جاتا۔

"میں نے جو کہنا تھا مما سے کہہ دیا۔"

وہ دوٹوک جواب دیتے وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب وہ اسے کھینچتے ہوئے دیوار سے لگائے اسکے فرار کی راہیں مسدود کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"یہ شادی تو ہو گی ہی ہو گی میں دیکھتا ہوں کیسے انکار کرتی ہو تم رہی پڑھائی کے بعد وہ تم شادی کے بعد زیادہ ایزی ہو کے کر سکو گی۔ ویسے بھی تمہیں میرے سے پڑھنے کا شوق ہے تو وہ شوق پورا ہو جائے گا۔"

اسکے چہرے سے بال ہٹاتے نہایت آرام سے دھمکی دی گئی۔

"میں پھر بھی نا بولوں تو۔"

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

سامعہ کی سوئی ایک ہی نقطے پہ اٹکی تھی۔

"دین سو سیمپل رخصتی کی نوبت ہی نہیں آئے گی ویسے بھی یہ رسم دنیا ہے جو نبھائی جارہی اصل چیز ہوتی ہے نکاح جو زبردستی کروایا جاچکا ہے۔"

اسکی پلکوں پہ اٹکتے بالوں کو پھونک مارتے اس نے سامعہ کو نکاح کی بابت جتلایا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے چپ چاپ اسے دیکھے جارہی تھی۔

حقیقت تو تین سال بعد بھی یہی تھی کہ وہ زبردستی اس نکاح پہ راضی ہوا تھا۔

سامعہ نے شکست خوردہ سا سر جھکالیا۔

اور اس سے پوچھنے کی نوبت ہی نہیں آئی سب نے شادی کی ڈیٹ فکس کرتے تیاریاں شروع کردیں۔

"میری کوئی اوقات ہے یہاں،ایک ڈریس تک میں اپنی چوائس کا نہیں لے سکتی۔"

وہ عائشہ کے سامنے جلے دل کے پھاپھڑ پھوڑ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عائشہ کو اس پہ ترس آ رہا تھا کہاں وہ رومان ملک نے سامعہ امتیاز کو کسی کھاتے میں نہیں رکھا اور اب ہر ایک چیز اپنی پسند سے لی جا رہی تھی۔

"شادی کا ڈریس تو لینا ہے نا بھائی کے ساتھ جا کے لے آنا۔"

عائشہ نے درمیانی حل پیش کیا تھا۔

"لے کے ہی نا چلا جائے شادی تو صرف اسی کی ہو رہی ہے میرا تو جنازہ اٹھ رہا۔"

رابعہ نے اسکے الفاظ پہ دہل کے اسے دیکھا جو کچھ زیادہ ہی پوزیسو ہو رہی تھی۔

باقی سب لوگ اسکی اس اداسی کو قدرتی امر کہتے خاموش تھے اور وہ مزید تنہائیوں کا شکار ہونے لگی تھی۔

اگلے دن رومان ملک کی طرف سے آرڈر ملے تھے کہ شادی کا جوڑا خریدنے کیلئے وہ اور عائشہ ریڈی رہیں۔

"اف اف سیم مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے۔"

"کیوں؟ تمہاری شادی کا نہیں میری شادی کا جوڑا لینے جا رہے ہیں۔"

بنا رومان کی موجودگی کی پرواہ کیے اس نے عائشہ پہ طنز کیا۔

"کیا فرق پڑتا ہے بدھو لڑکی میں تمہارے اور رومی بھیا کیلئے ہی بہت خوش ہوں۔"

عائشہ نے گردن موڑے اسے جواب دیا تھا رومان نے گاڑی کے فرنٹ مرر سے اسکے تاثرات دیکھے جو لب چباتے کچھ پریشان پریشان سی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عائشہ کے لاکھ اصرار پہ بھی وہ فرنٹ نشست پہ نہیں بیٹھی تھی اور رومان کی عادت سکو پتا تھی اسے ڈرائیور لک زہر لگتی تھی۔

وہ انہیں ایک بوتیک لایا تھا جہاں ایک سے بڑھ کے ایک ڈیزائنر ڈریس موجود تھے۔

روایتی دلہنوں والا لباس دیکھتے سیم کے دل میں سوئے ارمان جاگ اٹھے۔

"کیا ہوتا اگر یہ آدمی ذرا جو میری پرواہ کرلیتا ڈھنگ سے رہ لیتا آج میں بھی اپنے شادی کو لے کے سارے خواب پورے کرتی۔"

اس نے اداس نظریں ان ڈریسسز پہ ڈالیں جو اسے پسند آرہے تھے لیکن رومان انہیں ریجکٹ کر رہا تھا۔

"عائش اگر تمہارے بھائی نے یہاں بھی اپنی من مانی کرنی تھی تو ہمیں کیوں لائے ساتھ۔ "

اسکے کان میں گھستے ساتھ سیم نے دبا دبا احتجاج کیا۔عائشہ نے بھی کندھے اچکائے وہ کیا کر سکتی تھی۔

اسے کہاں ہمت تھی بھائی کے سامنے کچھ بولنے کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انہیں ڈراپ کیے وہ جا چکا تھا۔

"دل کے ارمان آنسوؤں میں بہہ گئے۔ہمیں نالے جا کے بھی تم رہ گئے۔"ریحان نے جب سے ان کی دکھی داستان

سنی تھی اسکے دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کہہ رہی ہوں اس لڑکے کو چپ کروالو تم عائش۔"

وہ روہانسی ہوتے بولی تھی۔

عائشہ نے اسے گھورا تھا لیکن ریحان نے پورا دن ہی اسکا ریکارڈ لگایا تھا۔

آج مہندی کی رسم تھی۔

ہمیشہ سے ذوق شوق سے کرنے والا کام وہ بے دلی سے کر رہی تھی۔

"کیا سیم ایسا بھی کیا جو منہ کے زاویے بنائے بیٹھی ہو۔ کیا کہے گی مہندی لگانے والی لڑکی زبردستی شادی کروا رہے ہم؟"

عائشہ نے اسکی اتری شکل دیکھتے کہا۔

"ہے تو سچ نا جو مانو تم لوگ۔"

اس نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کی نمی حلق میں

اتارتے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا کبھی کچھ نہیں ہو سکتا لڑکی۔"

عائشہ نے سر پیٹ لیا تھا۔

"جاؤ تم یہاں کیوں گھوم رہی ہو لڑکے والے یہاں الاؤ

ہی نہیں۔"

سامعہ کو جب کچھ اور نہ سوجھا تو ایک نئی

منطق پیش کی تھی وہ ہنستے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔

مہندی کا فنکشن چونکہ کمبائن اور گھر میں ہی تھا

اسلیئے سب تسلی سے اپنے کام سرانجام دیتے پھر رہے تھے۔

وہ اپنی خشک مہندی کو دیکھ رہی تھی جبکہ پارلر

والی اسے ابھی تیاد کر کے جا چکی تھی جب رومان کمرے میں چلا آیا۔

اسے دیکھتے وہ کھڑی ہوئی تھی۔

"تت آئی مین آپ یہاں کیوں۔"

ایک فطری لاج سی آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں میرے یہاں آنے پہ کوئی پابندی ہے کیا؟"

انڈین اسٹائل شارٹ شرٹ پہ غرارہ پہنے وہ نظر

لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

رومان نے اسکی طرف پیش قدمی کی تھی وہ گھبراتے ہوئے بند دروازے کو دیکھنے لگی۔

"نن نہیں پر یوں سس سب کک کیا کہیں گے؟"

تھوک نگلتے بامشکل اپنی بات مکمل کر پائی تھی۔

رومان نے اسکا انداز دیکھا تو بے اختیار ہنسا تھا۔

"ویسے محترمہ میں کوئی مانسٹر ہوں کیا؟"

اسکے پیچھے ہٹنے کی حد ختم ہو گئی تھی کیونکہ

پیچھے ہی ڈریسنگ ٹیبل تھی۔

"جج،نن نہیں تو ایسا کب بولا؟"

وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

رومان سے کبھی ایسی ملاقات نہیں گزری تھی جب

Posted On Kitab Nagri

اس نے چھوا نا ہو اور یہی خوف اسے گھبراہٹ

میں مبتلا کر رہا تھا۔

"پھر اتنا ڈر کیوں رہی ہیں ڈئیر وائف؟ ویسے بھی ایک رات کا ہی تو قصہ ہے اور کل آپ تمام تقاضوں سمیت ہمارے روم میں ہو نگی۔"

وہ تمام فاصلہ مٹاتے اسے قریب کرتے بولا تھا۔

کہاں وہ اسکی توجہ حاصل کرنے کیلئے دن رات

کوئی نا کوئی الٹے سیدھے منصوبے بناتی تھی اور

جب وہ خود ہی عنایتوں پر مصر تھا تو اسکی جان نکلنے لگی تھی۔

"مم میں نہیں ڈرتی۔"

رشتے کا احساس اپنی خوبصورتی لیے سامنے تھا۔

"لگ تو یہی رہا ہے۔"

بے پروائی سے کہتے اس نے مہندی والے ہاتھ تھامے جہاں اسکے نام کی مہندی اپنی چھاپ دکھاتے گہرا رنگ چھوڑ رہی تھی۔

رومان نے گہری سانس لیتے اپنی سانسوں کو مہندی کی خوشبو سے معطر کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسکی حرکات دیکھتے وہ سانس روکے کھڑی تھی۔

"چوڑیاں کہاں ہیں؟"رومان چونکتے ہوئے بولا تھا۔

"بب بعد میں پہننی ہیں۔"

سامعہ نے سر جھکائے کسی جرم کا اعتراف کیا۔

"مجھے یہ ہاتھ ہمیشہ مہندی اور چوڑیوں سے مزین نظر آنے چاہیں۔"

اب کے اسکی آنکھوں میں دیکھتے مخاطب کیا گیا تھا۔اسکی اتنی توجہ اور فرمائش سامعہ کا دل دھڑکا گئی تھی۔

"جی بہتر۔"

نظریں جھکاتے اس نے حامی بھری۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔ "

رومان کی تعریف اسکے انگ انگ میں سرشاری بھر گئی تھی۔

"باقی کی تعریف بہت سے تقاضوں کو پورے کرتے بیان کرونگا ریڈی فاراٹ۔"

شوخی سے کہتے اس نے گستاخی کرڈالی سامعہ کو

لگ رہا تھا اگر اس نے اپنی عنایتوں کے وار جاری

Posted On Kitab Nagri

رکھے تو وہ زمین بوس ہو جائے گی۔

مہندی کی رسم کے دوران بھی اسکی چھیڑ چھاڑ جاری رہی تھی۔ایک بھرپور دن کا اختتام اپنے ساتھ کئی یادیں لے کے گیا تھا۔

وہ اسکی خوابیدہ باتوں میں ڈوبی مسکرا رہی تھی

جب اسکا موبائل بجا۔

رومان کی کال دیکھتے ایک عجیب سی سرشاری کے جیسی کیفیت پیدا ہوئی تھی شاید ہی کبھی ایک

ادھ بار اس نے سامعہ کو کی کال ہو۔

لیکن اب تو سیل بھی خود ہی عائشہ کے ہاتھ پہنچایا تھا ایسے میں کال کرنا اسکا حق ہی تھا۔

سامعہ کے لبوں پہ شرارت ابھری اس نے کال کٹ کر دی۔

"پک اپ دا کال سیم۔ "

فوراً سے غصے بھری ایموجیز کے ساتھ مسیج اسکرین پہ نمودار ہوا تھا۔

"میں سونے لگی ہوں۔"

مخروطی انگلیوں نے جنبش کی تھی۔

سیل پھر سے بج اٹھا وہ اس جلاد کو زیادہ آزما بھی نہیں سکتی تھی تبھی کال اٹھالی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کال کیوں نہیں اٹھائی؟"

وہ شاید غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔

"میری مرضی۔۔"

سامعہ نے اسکے رعب کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی تھی۔

"تمہاری مرضی تو میں ابھی آ کے دیکھتا ہوں۔دروازہ ان لاک کرو۔"

سامعہ کو شدید جھٹکا لگا تھا نظریں بے ساختہ گھڑی پہ گئیں جو رات کے تین بجا رہی تھی۔

"اس وقت نن۔۔"

"جو کہا ہے وہ کرو ورنہ نتائج کی زمدار تم خود ہو گی۔"

رومان کے لہجے میں کوئی بھی گنجائش نہیں تھی۔

"میں نہیں کھول رہی ہوں۔"

اس نے کہتے ساتھ کال ہی بند کر دی تھی۔

ادھر رومان اسکی حرکت پہ تلملا کے رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آخر کب تک سامعہ میڈم آنا تو آپکو اسی جلاد

کے پاس ہے۔"

رومان نے مٹھیاں بھینچتے کہا پھر لفظوں پہ غور کیا تو مسکرا اٹھا تھا وہ لڑکی اسے بھی پاگل کر چکی تھی۔

وہ جو اس سے نکاح کا سنتے ہتھے سے اکھڑ گیا تھا ایک وجہ اسکی کم عمری اور ساتھ میں بچپنا بھی تھا لیکن گزرتے وقت کے ساتھ یہ رشتہ اپنی جگہ خود بنانے لگا تھا جانے انجانے میں وہ اسکی پرواہ کرنے لگا۔

اسے جب اسکے ننھیال جانے کی خبر ملی تو اسے کتنا کے غصہ آیا تھا اسکے ماموں نے کئی بار ازمیر کے رشتے کیلئے بات کی تھی لیکن امتیاز صاحب چونکہ انکی لالچی فطرت سے آگاہ تھے تبھی انکار کر دیا جہاں انہوں نے بہن سے تعلقات ختم کا اعلان کیا تھا۔

امتیاز صاحب کی ٹینشن دیکھتے فیاض ملک نے اسے رومان کے ساتھ منسوب کرنے کا سوچا تھا جہاں اس کے طوفان نے پورے گھر کو ڈسٹرب کر دیا تھا اور محبتوں بھرے آشیانے کی خاموشی اسے شرمندہ کر گئی تھی اور اس نے کڑوا گھونٹ پیتے اس رشتے کو قبول کر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چونکہ اپنے ماموں کی حرکت سامعہ کے علم میں نہیں تھی ایسے میں اسکی حرکتیں رومان کو مزید غصہ دلاتیں۔

Posted On Kitab Nagri

رات تھی کہ کٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی اس نے دوبارہ سیل اٹھاتے اسے آن کیا جہاں رومان کے ان گنت غصے بھرے مسیجز نے اس کے لبوں پہ الوہی چمک بکھیر دی تھی۔

اسے یاد تھا جب گھر میں اسکے اور رومان کے رشتے کو لے کے طوفان اٹھا تھا۔

اگرچہ وہ اس سے محض پانچ سال چھوٹی تھی لیکن اسکے بے جا اعتراضات نے سامعہ کا دل بھی اسکی طرف سے برا کیا تھا۔

بار بار سامنے ہونے پہ وہ اسے نان سینس، بچکانڈ حرکتیں کے ٹائیٹل سے نوازتا رہتا تھا۔

لیکن اسکی نفرت کی انتہا کا اندازہ اسے اس دن ہوا جب وہ اسے آفس میں لاک کیے آرام سے گھر چلا گیا تھا اس دن کے بعد سے وہ اس سے دور دور رہنے لگی تھی۔ لیکن ہانیہ کی مہندی کی رات سے اسکے بدلے انداز اسکی عنایتیں سامعہ کو الگ دنیا میں لیے جا رہی تھیں۔

سیل کی ٹون پہ وہ متوجہ ہوئی تھی جہاں ازمیر کا مسیج جگمگا رہا تھا۔

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے کیا تم چھت پہ آسکتی ہو؟"

ازمیر کا مسیج اسکے ماتھے پہ کئی تفکراتی جال بچھا گیا تھا۔

"کیا ہوا سب خیریت؟"

کسی انہونی کا احساس سامعہ کو اپنے گھیرے میں لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پلیز سامی لاسٹ ٹائم۔ "

ازمیر کے مسیج کے ساتھ کال رننگ ہونے لگی تھی۔

ایک نظر اپنے حلیے پہ ڈالتی وہ چادر اوڑھے

کھڑی ہوگئی تھی۔

رومان کی نیند کوسوں دور تھی اسے اپنایوں اگنور ہونا ہضم ہی نہیں ہورہا تھا تبھی وہ کچھ سوچتے کھڑا ہوگیا تھا۔ چچی کے پورشن کی طرف بڑھتے اس نے ایک سایہ چھت کی طرف بڑھتے دیکھا تو حیران ہوتے اسکے پیچھے ہوئے تھا۔

"کون ہے وہاں؟"

رومان کی آواز پہ اسکے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی وہ بیچ سیڑھیوں پہ رکی تھی۔

رومان نے سامعہ کو دیکھا تو حیران ہوا تھا۔

" صبح تو سیل بند کیے چھت پہ رات گزارنی کی چاہ ہورہی اور یہاں کوئی آپکی چاہ میں مر رہا ہے۔"

رومان کو اسے یوں گھومتے دیکھا غصہ آیا تھا۔

"اللہ نا کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔"

اسکی بات پہ سامعہ کے چہرے پہ سرخی چھائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"جب بیوی ایسے کرے گی تو ایسی ہی باتیں ہونگی نا۔"

رومان نے تسلی سے کہتے زینے کی دیوار سے ٹیک لگائی جب کوئی اوپر سے اترا تھا۔

آنے والے نے شاید دیوار سے ٹیک لگائے رومان کو دیکھا نہیں تھا۔

"سامی اتنی دیر لگادی کب سے میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں۔"

یہ ازمیر تھا جسکی آواز پگھلے ہوئے سیسے سے بھی بدتر ثابت ہوتے کانوں کو سماعت کو پچھتاووں میں مبتلا کر گئی۔

"آرہے تھے ناہم اتنی بھی کیا جلدی تھی۔"

جواب سامعہ کے بجائے رومان کی طرف سے آیا تھا انداز بلکل نارمل تھا جو ازمیر کو خفت میں مبتلا کر گیا۔

وہ بھی جیسے ہوش میں آتی۔

"ہہاہاں ازمیر بتاؤ تم نے کیا کہنا تھا؟"

سوئی جاگی کیفیت میں کہتے اس نے رومان کو دیکھا جہاں بے اعتباری کے سائے منڈلا رہے تھے۔

"کچھ خاص نہیں بس شادی کی مبارکباد دینی تھی اور ہانی بھی نہیں آرہي تو اسکا پیغام بھی دینا تھا۔"

ازمیر نے کچھ گھبرائے انداز میں کہا تھا۔

"اور کسی کے پیغام ہیں تو دے دو ہم تسلی سے سن سکتے ہیں۔"

Posted On Kitab Nagri

رومان کا انداز ایسا نہیں تھا جو سامعہ کو نارمل لگتا۔

"نہیں پھر کبھی سہی ایکسکیوز می میں مجھے نیند آرہی ہے صبح ملتے ہیں پھر۔"

از میر کہتے ساتھ نیچے اترنے لگا تھا رومان نے باقاعدہ ہاتھوں کو ویلکم والے انداز میں بڑھائے اسے راستہ دیا تھا۔اسکے جاتے ہی وہ رومان کی طرف متوجہ ہوئی۔

"رومان میں۔۔"

"پلیز مس سامعہ امتیاز ابھی اور کچھ باقی ہے کیا؟"

رومان کا لہجہ بکھرا ہوا تھا جو اسکے دل پہ کسی چابک کی طرح نقش ہوا۔

اسکی آنکھوں سے جھلکتی بے اعتباری اسے زمین میں گاڑ رہی تھی۔

مزید کچھ بولے وہ وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح بیٹھی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ رومان اب کیا کرے گا۔

جتنا وہ اسے جان رہی تھی وہ سامعہ کیلئے بے حد

جذباتی تھا اور اسے انجانے میں وہ ہرٹ کر چکی تھی۔

باقی کی رات اس نے سیڑھیوں پہ بیٹھے گزاری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا سیم صبح صبح یہاں کیوں بیٹھی ہو لڑکی۔"

عائشہ جو کسی کام سے اوپر آئی تھی اسے ہاری

ہوئے جوار کی طرح بیٹھے دیکھ حیران ہوئی۔

"سب ختم ہو گیا عائشہ۔"

اسے اپنی آواز خود بھی اجنبی لگی تھی۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا؟"

عائشہ اسے یوں دیکھتے پریشان ہوا ٹھی تھی۔

"عائشہ وہ میرا اعتبار نہیں کرتا۔"

سامعہ کی آنکھوں سے ٹپکتے موتی عائشہ کو بے چین کر گئے تھے وہ جو اسکی بچپن کی سنگی ساتھی اسکی ذرا سی تکلیف پہ تڑپ اٹھتی تھی۔

"کیا ہوا کچھ بولو بھی؟"

اسے جنجھوڑتے ہوئے بولی۔

"کیا ہو رہا ہے لڑکیو؟"

سامعہ کی ممانی آئی تھی اس نے بڑی مشکل سے خود پہ ضبط کیا تھا اور بنا کچھ بولے وہاں سے اٹھ کے چلی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہیں اسے کیا ہوا؟"

مامی نے حیرت سے دریافت کیا تھا۔

"شاید چچا چچی کو چھوڑنے کا دکھ ہے۔"

عائشہ نے اپنے تئیں بات سنبھالی تھی۔

"اے لو یہ ٹھہرا میکہ وہ ٹھہرا سسرال ایسی بھی کیا بات بھلا۔"

ممانی ناک بھنوں چڑھائے وہاں سے چلی گئی تھیں۔

عائشہ نے پرسوچ نظروں سے اسکے بند کمرے کے دروازے کو دیکھا تھا اور ہر طرح کی منفی سوچوں کو جھٹکتے وہاں اپنے پورشن آگئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گیارہ بجے وہ ریحان اور عائشہ کے ہمراہ پارلر چلی گئی تھی۔

عائشہ نے کتنی بار اس اداسی کی وجہ پوچھی اور صبح کی گئی لایعنی باتوں کی مگر اس نے ہر بات کو ٹال دیا تھا۔ تقریباً تین بجے وہ بنکوئیٹ پہنچے جہاں پہلے ہی باقی کے افراد پہنچے ہوئے تھے۔

"بھیا نظر ہی نہیں آرہے۔"

Posted On Kitab Nagri

ریحان اور عائشہ باتیں کر رہے تھے سامعہ بے اختیار لڑکھڑائی تھی۔

"کیا ہوا سیم؟"

عائشہ نے اسکا چہرہ دیکھا جہاں پسینے کے قطرے نمودار ہو رہے تھے۔

"رورومان کہاں ہے؟"

اس نے سر گوشیانہ انداز میں عائشہ سے پوچھا۔

"پتا نہیں ریحان بھی کہہ رہا تھا کہ۔۔ارے لو آ گئے۔"

عائشہ نے بات کرتے ساتھ گویا اسے زندگی کی نوید سنائی تھی۔

سامعہ کی نظر بے ساختہ اس پہ پڑی تھی جو مخصوص دلہے کا لباس پہنے فیاض ملک اور امتیاز ملک کے ہمراہ اسٹیج کی طرف بڑھ رہا تھا۔

بلیک شیروانی پہ گولڈن کام اور کلاہ باندھے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا وہیں لوگ ان دونوں کی جوڑی کو سراہ رہے تھے۔

کئی رشک بھری نگاہوں کی توصیفی انداز محسوس کرتے وہ ایک لمحے کو مغرور ہوئی تھی۔

رومان ملک کے سنگ اس نے جیسے ایک دنیا فتح کر لی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسکا کوئی بہن بھائی تو تھا ہی نہیں اسلیئے تمام تر رسومات کی ادائیگی کا زمہ عائشہ اور ریحان کے سر تھا۔یونہی دنیاوی رسموں کو نبھاتے وہ ملک ہاؤس پہنچے تھے۔

"سیدھی اور سمپل بات آپ بھابھی جی کو گود میں اٹھا کے کمرے تک لے کے جائیں گے۔"

عائشہ کی ضد پہ رومان نے اسے آنکھیں دکھائیں باقی کے لوگ بھی اس کو انجوائے کر رہے تھے۔

"خدا کا نام لو لڑکی ابھی میرے برے دن نہیں آئے جو موٹی دلہن اٹھا سکوں۔"

رومان کا شرارتی انداز اسکے دل میں پلتے اندیشوں کو دور کر رہا تھا۔

"بھائی آپ ہماری دلہن کو انسلٹ کر رہے ہیں کوئی نہیں موٹی ووٹی۔"

عائشہ نے مصنوعی غصے سے کہتے اسے مکا دکھایا تو وہ ہنس پڑا تھا۔

سب کے اصرار پہ اس نے سامعہ کو اٹھایا تھا جو کسی گلاب کی پتیوں مانند ہی ہلکی پھلکی لگ رہی تھی۔

ابھی وہ اسے اپنے روم میں بیٹھائے سیدھا ہوا تھا جب عائشہ نے اسے ارجنٹ بیسسز پہ باہر آنے کو کہا۔

اسکا انداز ایسا تھا کہ رومان جیسا مستقل مزاج بندہ بھی بوکھلا گیا تھا۔

"چلیں نکالیں پچاس ہزار تب تو آپکو روم میں انٹری ملے گی۔"

وہ اسے کمرے سے نکالے خود اندر گھس چکی تھی۔

رومان نے بے ساختہ سر پہ ہاتھ پھیرا۔

Posted On Kitab Nagri

"پاگل ہو گئی ہو کیا یہ دس پچاس کی چھوٹے لوگ بات کرتے ہیں ہمارے بھیا تو لاکھوں میں ایک ہیں لاکھوں کی بات کرو نا۔"

ریحان کی سمجھ ہی نہیں آئی کب وہ پارٹی بدل چکا تھا۔

"اے اے ایک دم پارٹی چینج لوٹا ناہو تو۔"

عائشہ کو غصہ آیا تھا باقی سب ریحان کے نئے ٹائٹل پہ کھکھلا کے ہنس پڑے تھے۔

وہ بیچارہ خجل سا ٹھہرا تھا۔

"عائش تھک گیا ہوں یار۔"

رومان کا انداز اتنا معصومانہ تھا کہ اندر بیٹھی سامعہ کے لبوں پہ مسکراہٹ کھل گئی۔

پیا ملن کی رت آئی تھی تو کئی وہم سرشاری میں بدل گئے تھے۔

"اچھا چلیں ڈیل کرتے بٹوہ دیں دلہن لیں۔"

www.kitabnagri.com

عائشہ کی نئی فرمائش پہ وہ سر پکڑ گیا لیکن اکلوتی بہن کی ضد بھی ٹالی نہیں جا سکتی تھی تبھی اسے بٹوہ پکڑوایا ابھی وہ دروازے سے ہٹی تھی جب عائشہ کے اشارے پہ ریحان نے کمرے میں انٹری کی تھی۔

"اب کیا ہے؟"

رومان حیران سا ٹھہرا تھا جہاں ریحان سامعہ کے سامنے جا بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے بھائی آپ نے تو ساری زندگی سیم کے گھٹنے سے لگنا ہی ہے تو کیوں نا ایک چانس ہم بھی لے لیں۔"

ریحان کا شرارتی انداز سامعہ کو بوکھلا گیا تھا ویسے بھی وہ رومان تھا جو انہیں اتنے آرام سے ڈیل کر رہا تھا۔

"بول بھی چکو اب۔"

رومان نے کہتے ساتھ سامعہ کے ساتھ جگہ سنبھالی تھی۔

"اب آپ اس معمالے سے دور رہیں گے بھیا اب ہم سیم سے ڈیکنگ کریں گے۔"

عائشہ یہاں بھی آگے تھی۔

"صاف صاف کہو اب اس بیچاری کو لوٹیں گے۔"

حاظرین محفل میں سے کسی نے لقمہ دیا تھا جس پہ سب کا قہقہ بے اختیار تھا۔

سامعہ کی جان وہ سستے میں چھوڑ چکے تھے انکے جاتے ہی وہاں سناٹوں کا راج تھا کمرے میں دو نفوس تھے لیکن پھر بھی خاموشی تھی۔

سامعہ من چاہے ساتھی سے کچھ نئے وعدے وعید لینے کی چاہ میں بیٹھی تھی جہاں جسم کارواں رواں سماعت بنا ہوا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے ہی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔سامعہ خاموشی سے اسکی حرکات وہ سکنات دیکھ رہی تھی جو چینج کیے اسکے سامنے آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکا من چاہا روپ سروپ لیے سامنے تھی جہاں اسکا پور پور رومان کی پسند میں ڈھلا تھا لیکن افسوس اب اسکی چاہ ختم ہو گئی تھی۔

جزبات کی بھٹی بارش کی بوندوں سے بجھ گئی تھی۔ کتنی دیر وہ اسے تکنے کے بعد اپنے سر کی نسوں میں درد محسوس کرنے لگا تھا۔

رومان ملک کو زندگی میں اگر کسی چیز نے سب سے زیادہ ہرٹ کیا تھا تو وہ تھا لوگوں کا دوغلا روپ اور دھوکا جسکا مظاہرہ وہ رات بخوبی دیکھ چکا تھا۔

سامعہ کو کمرے کی خاموشی سے الجھن ہو رہی تھی ویسے بھی اسکا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو ذرا کی دیر چپ کر لیں تو سانس بند ہونے کا گمان ہوتا وہ بستر سے اٹھتی اسکے قریب چلی آئی تھی۔

چوڑیوں نے اپنی موجودگی کا احساس دلانے کو کھنک پیدا کی تو پائل کی چھن چھن کی آواز کسی ہتھوڑے کی مانند اسکے حواسوں پہ لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

شفاف جھرنوں جیسی آواز ایک ترنم کی طرح اسے سنائی دی تھی۔

"ٹھیک ہوں میں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ویسے بھی یہ اس رشتے کی تکمیل کا آخری ناٹک تھا جو اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے تو اب خود پہ میری پسند کا بوجھ لادنے کی مزید ضرورت نہیں۔"

الفاظ تھے کہ آتش فشاں پھٹا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بے یقینی سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو رات کے پہر اسکی قربت کیلیئے تڑپ رہا تھا اور کچھ ہی گھنٹوں میں اسکے احساسات جذبات بدل گئے تھے محظ ایک غلط فہمی کی بنیاد پہ۔

"رومان آپ مجھے صف۔۔"

"پلیز سامعہ میں سونا چاہتا ہوں لائٹ آف کر دیں اور مجھے شور بلکل پسند نہیں اسپیشلی ان چوڑیوں کا تو۔"

اسکے جواز پہ وہ دھک سے رہ گئی کانوں میں کہیں نیم سرگوشی ابھری تھی ابھی رات ہی کی تو بات تھی جب وہ اس سے کہہ رہا تھا اسے ہمیشہ یہ ہاتھ چوڑیوں اور مہندی سے مزین نظر آنے چاہیں۔

کچھ چھنا کے سے اندر ٹوٹا تھا۔

وہ خاموشی سے اپنا بکھرا وجود سمیٹے ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھے سب اتارنے لگی تھی۔

تھوڑی تھوڑی دیر بعد کبھی چوڑی تو کبھی کنگن کی آواز رومان کو ڈسٹرب کرنے لگتی تو وہ نظر اٹھا کے اسے دیکھ لیتا۔

شاید ہی کبھی کوئی دلہن کا روپ لیے اتنا خوبصورت لگا ہو جتنا وہ لگ رہی تھی لیکن اسکا وجود ایک دھوکا تھا جسے برداشت کرنا رومان کے بس سے باہر کی بات تھی۔

"پلیز اگر تم اپنا یہ شغل ڈریسنگ روم میں جا کے پورا کر لو میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں۔"

رومان کا ناگوار انداز کی نشتر کی مانند اسکے دل میں چبھا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد جب واپس سے آئی تو شاید وہ سو گیا تھا۔اپنے وجود کی اتنی تضحیک اسکا دل بوجھل کرنے لگی تھی۔

"مجھے مہندی کی مہک سے الرجی ہے کیا تم کہیں اور جا کے سو سکتی ہو؟میں نہیں چاہتا میں ڈسٹرب رہوں جبکہ مجھے کل بہت اہم کام بھی کرنے ہیں۔"

وہ اپنی سائڈ کا تکیہ سیٹ کرتی لیٹنے لگی تھی جب رومان کی آواز اسکے صبر کیلئے آخری تیر ثابت ہوئی تھی۔ہر قدم پہ وہ اسے مسترد کر رہا تھا ایسے میں وہ بھلا کتنا برداشت کرتی۔

کچھ دیر اسکی پشت کو گھورنے کے بعد وہ ایک فیصلے پہ پہنچی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس فیصلے کا انجام کیا ہوگا لیکن وہ خود کو مطمئن کرتی وہاں سے چلی گئی۔

رومان نے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز کو بخوبی سنا تھا۔

اگر وہ چاہتی تو اسے منا بھی سکتی تھی لیکن اسے رومان کی ضرورت کہاں تھی اسکا دماغ ان گنت پراگندہ سوچوں میں جکڑا تھا۔

کب خود سے لڑتے لڑتے وہ سو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح وہ اسکے بیدار ہونے سے پہلے کمرے میں آچکی تھی۔

رومان کی آنکھ کھلی تو وہ سامنے ہی اپنے گیلے بال سلجھانے لگی تھی۔

ایک بیزار نگاہ اس پہ ڈالتے اس نے تکیہ آنکھوں پہ رکھ لیا۔

پر دل کی بغاوت تھی کہ بے چین رکھے ہوئے تھی چور نظروں سے اسے دیکھا جہاں لمبے بال کسی آبشار کی طرح ٹپکتے اسکی پشت پہ بکھرے تھے۔

بھیگے وجود کی مہک وہ اس سے فاصلے پہ ہوتے ہوئے بھی محسوس کر سکتا تھا۔

"کیا مصیبت ہے اب اپنے کمرے میں سونا بھی عذاب ہو گیا ہے۔" تکیہ پھینکتے وہ اٹھ بیٹھا تھا۔

سامعہ نے حیرت سے اسکا خواہ مخواہ جھنجلانا دیکھا لیکن مکمل اگنور کیے لپ اسٹک لگانی شروع کر دی تھی۔

رومان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے کہیں غائب کر دیتا جو اسکو امتحان میں ڈالے انجان سی بیٹھی تھی۔

دروازے پہ دستک ہوئی تو عائشہ ناشتے کی ٹرے سمیت آن دھمکی۔

"ایسا کیا پروٹوکول جو باہر ناشتہ نہیں کیا جا سکتا۔"

جلے دل کی بھڑک کہیں نا کہیں تو نکالنی تھی سو عائشہ ہی سہی۔

"ہیں ہیں یہ کیا بات ہوئی بھلا بھائی ہماری اکلوتی اکلوتی بھابھی آئی ہیں کچھ دن تو ہم خوب ناز نخرے اٹھائیں گے ہی نا۔" عائشہ نے جھٹ پٹ اسے پیار کرتے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رومان کو پتا تھا کہ گھر میں سب اسکے کتنے دیوانے ہیں اسکے باوجود بھی وہ اس لڑکی سے چڑ رہا تھا جسکے سامنے خود اسکا دل کئی بار اسے دغا دے چکا تھا۔

سامعہ کی خاموشی اسے مزید مجرم بنا رہی تھی جو رومان کو مزید شے دے رہی تھی۔

"مما جانی کا حکم ہے کہ آپ دونوں ناشتہ روم میں کریں گے بار ویسے بھی رشتہ داروں کا رش ہے کچھ دیر بعد آپ ہم دونوں کو پارلر بھی چھوڑنے جا رہے ہیں۔"

عائشہ نے تائی ماں کا پیغام دیتے ساتھ کہا تھا۔

"ریحان کو پکڑو ویسے بھی میری آج اہم میٹنگ ہے۔"

ہمیشہ والا فقرہ جو اپنی مرضی کے برعکس کسی کام کے درپیش ہونے پہ کہا جاتا تھا۔

"ایویں ایویں آفس ابھی مما کو بتاتی ہوں میں بھلا اپنے ولیمے والے دن کون آفس جاتا ہے؟"

عائشہ نے تیزی سے کہتے ساتھ اسے وارن کیا تھا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

رومان نے تنقیدی نگاہ اس پہ ڈالی جو کاٹن کے آف وائٹ پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس نکھری نکھری سی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ایک تو محبوب اتنا خوبصورت کہ کم بخت دل کبھی بھی دغا دے جائے۔"

Posted On Kitab Nagri

رومان تمام سوچیں جھٹکتے فریش ہونے چل دیا تھا اسکے آنے تک وہ اپنے حصے کا ناشتہ ختم کیے باہر جا چکی تھی۔رومان کو اسکی خاموشی غصہ دلانے لگی تھی۔

اگلے کئی دن ایسے ہی گزرے تھے پہلی رات کے بعد سے وہ کمرے میں نہیں سوتی تھی اور رومان نے کبھی ضرورت بھی محسوس نہیں کی تھی یہ جاننے کی کہ وہ کہاں سو رہی ہے۔

دن اپنی رفتار سے گزر رہے بظاہر بہت کچھ تبدیل ہوتے ہوئے بھی چیزیں وہیں تھیں۔

اس دن وہ یونیورسٹی سے تھکی ہاری گھر آئی تھی تو تائی ماں نے اسے بتایا رومان بزنس ٹور کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہے۔

وہ آج بھی اسے اپنے معمالات سے دور رکھتا تھا۔

جسمانی تھکن سے زیادہ وہ ذہنی طور پہ کافی ڈپریس ہو چکی تھی۔

خود کو فریش کیے وہ وہیں لیٹ گئی ویسے بھی وہ گھر میں نہیں تھا تو اسے یہاں سونے پہ کیا پابندی۔

رومان کمرے میں داخل ہوا تو اسکی تمام تر توجہ کا مرکز سامعہ کی ذات ٹھہری تھی جو شاید شیمپو کرنے کے بعد فوراً سے سوئی تھی۔

سیاہ بادلوں کی اوٹ سے جھانکتا چاند چہرہ اسے احساس دلانے لگا تھا وہ اپنی ضرورت سے زیادہ معصوم بیوی کا کچھ زیادہ ہی امتحان لے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

موسم کی خرابی کی وجہ سے اسکاٹور خراب ہو چکا تھا کیونکہ فلائیٹ کینسل ہو گئی تھی ایسے میں شاید سامعہ کو اسکے آنے کی امید نہیں تھی تبھی وہ ایسے سو رہی تھی۔

رومان کو اپنی ساری تھکن ہوا ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

دوسری سائیڈ سے اپنی جگہ سنبھالے وہ تکیے پہ سر رکھے اسے دیکھنے لگا تھا جو خود پر سکون سوتے ہوئے اسکے دل کی دنیا تباہ کر رہی تھی۔

وہ نیند میں ہی کسمسائی تھی لبوں کی بھیگی سلوٹیں اسے مضمحل کرنے لگی تھی وہ بے اختیار ہی اسکی طرف جھکا تھا۔

وہ شاید تھوڑی دیر پہلے سوئی تھی اور نیند میں اسکی شدتوں کو محسوس کرتے آنکھیں کھولیں کچی نیند کے خمار سے بھری آنکھیں اسکی بے باکیوں پہ پھیل سی گئی تھیں۔

جواں سینے کی مخروطی اٹھانیں رومان کو مکمل سرنگوں کر رہی تھیں۔

"رومان۔۔"

اس نے کچھ بولنے کیلئے لب کھولنے چاہے تھے پر رومان اسکی کوئی بات سننے کے موڈ میں نہیں لگ رہا تھا تبھی اسکے گرد ایک مضبوط پناہ گاہ بنائے اسے خود پہ گرایا تھا۔

سامعہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا جو شخص اس سے بلاوجہ ناراض گھوم رہا تھا اب ایسا کیا جو اس پہ اتنا مہربان ہونے لگا تھا پر وہ اسے جھٹک کے مزید ناراضگی بھی مول نہیں لے سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کیلئے اتنا کافی تھا کہ وہ سامعہ کی حثیت قبول کر رہا تھا لیکن جذبات کی رو میں بہتے شخص کے ارادے کچھ خاص بھی اچھے نہ تھے۔

اسکی شدتیں سامعہ کی جان نکالنے لگی تھیں رات آہستہ آہستہ بھیگتی کمرے میں پھیلے فسوں کو جلا بخش رہی تھی۔

کتنی بار رومان جانے انجانے میں اسکے قریب آیا تھا لیکن ایسا پہلی بار ہوا تھا جہاں اسکے وجود کی خوشبو سامعہ کے وجود کو بھی معطر کرنے لگی تھی۔

***

صبح اسکی آنکھ کھلی تو بے ساختہ نگاہ اپنی پوزیشن پہ گئی جہاں بکھرا سراپا مکمل طور پہ رومان کے سینے پہ اپنی اپنی چھاپ دکھا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سامعہ کو ایک دم سے ڈھیر ساری شرم اور لاج نے گھیرا تھا۔

نیند میں ہی رومان نے اسے مزید اپنے قریب کیا تو وہ ہوش میں آتے وہاں سے اٹھنے لگی تھی لیکن اب بھی وہ اس پہ مکمل طور پہ چھایا تھا بنا اسکی من مرضی جانے نجانے کیسی صدیوں کی پیاس تھی جو بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

دوبارہ اسکی آنکھ زوردار دروازہ بجانے پہ کھلی تھی۔سامعہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اب کے وہ کمرے میں اکیلی تھی رومان کب اسکے پہلو سے اٹھ کے گیا تھا کچھ اندازہ ہی نہیں ہو پایا تھا وہ بھی جیسے صدیوں کی تھکن اتار رہی تھی۔

نظر وال کلاک پہ پڑی تو وہ اچھل پڑی جو شام کے ڈھائی بجا رہی تھی بے ساختہ سر پہ ہاتھ مارے وہ واشروم گھسی تھی۔

وہ باہر آئی تو عائشہ نے اسے خشمگین نگاہوں سے گھورا۔

"کیا ہے اب؟"

وہ اس سے نظریں چرائے ڈریسنگ مرر کے سامنے جا بیٹھی تھی۔

"کچھ نہیں آج محترمہ کونسے جہاں پہنچی ہوئی تھیں جو نا یونیورسٹی جانے کا پتا ہے اور نہ کمرے سے باہر آنے کہیں بھیا سے لڑائی تو نہیں ہو گئی؟"

عائشہ اسے مشکوک نگاہوں سے گھورتے بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سامعہ کے سامنے گزری شب کی کاروائی گزری تو گلال سا چہرے پہ بکھرا تھا۔

عائشہ نے اسکے رنگوں کو بخوبی دیکھا۔

"سیم مجھے لگ رہا میں جلد ہی دنیا سے رخصت ہو جانا ہماری سیم شرما رہی ہے؟"

"کا ہے کی شرم؟"

Posted On Kitab Nagri

اب وہ عائشہ کو تو بتا نہیں سکتی تھی تبھی اسے گھونسے رسید کر دیے۔

باہر آئی تو تائی جان کو بھی اسکی فکر ہونے لگی تھی۔پورا دن وہ مسرور سی تھی۔

رومان فلائیٹ کی بحالی پہ جا چکا تھا۔

ایسے ہی ایک ہفتہ گزر گیا تھا لیکن اسکا دور دور تک نام ونشان نہیں تھا۔

رمضان شریف کی آمد آمد تھی اور اسکی سسرال میں باقاعدہ طور پہ پہلی عید بھی تھی تبھی وہ ہر طرح سے خصوصی اہتمام کر رہی تھی۔

پہلا روزہ شروع ہوا تو وہ لوٹ آیا۔

گزری ساعتوں کا تو کوئی شائبہ تک نہیں تھا۔

وہی اجنبی انداز گھر سے آفس اور آفس سے گھر تک محدود ہو کے رہ گیا تھا۔

سامعہ نے اسکی روٹین دیکھی تو وہ خود کو وہاں مس فٹ محسوس کرنے لگی تھی کچھ بھی تو تبدیل نہیں ہوا تھا سوائے اسکے کہ اس نے رومان کی موجودگی میں بیڈ پہ جگہ بنالی تھی۔

رحمتوں بھرا عشرہ گزرا تو اپنا مسلسل اگنور کیا جانا اسے بھی کھٹکنے لگا تھا۔

وہ اس سے آج دوٹوک بات کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

عصر کی نماز کیلئے تائی ماں کو جگانے گئی تو اندر سے آتی آواز نے اس کے پاؤں جکڑے۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہاری اپنی مرضی ہے بیٹا، دیکھو تمہارے بابا ناراض نہ ہوں گے آخر کو انکی لاڈلی بھتیجی کا معاملہ ہے اور ابھی اتنا وقت کہاں گزرا ہے۔"

"تھک گیا ہوں اس چیز بس میں اب سکون کی زندگی چاہتا ہوں، دور رہنا چاہتا ہوں ان سب چیزوں سے میں۔"

رومان کی بات اسکے چہرے سے ہوائیاں اڑا گئی تھی۔

یقیناً وہ اس سے تھک گیا تھا اور نئی لانے کی بات کر رہا تھا مطلب کہ نئی بیوی۔

کئی سوچوں کی یلغار ہوئی تھی۔

وہ آنسوؤں پونچھتے وہاں سے ہٹ گئی۔

افطاری کے بعد وہ تائی اماں کے پاس چلی آئی تھی جہاں وہ کچھ دن رابعہ چچی کے پورشن میں رہنے کیلئے پوچھتی وہاں سے آگئی تھی۔

رومان واپس آیا تو کمرے میں اسکی غیر موجودگی پہ چونکا تھا لیکن بزی ہوگی سوچتے ہوئے اس نے منفی خیالات کو جھٹک دیا تھا۔

تمام رات کروٹیں لیتے گزری تھی لیکن اس نے نا آنا تھا نا ہی وہ آئی۔

صبح سحری کے وقت تائی اماں نے اسکی سرخ آنکھوں کی بابت دریافت کیا تو تھکن کا بہانہ کرتے ٹال گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اگلے دن اسے افطاری پہ موجود نا پا کے وہ چونکا تھا اب کے وہ اگنور نہیں کر پایا تھا عائشہ سے سامعہ کی بابت دریافت کیا تو پتا چلا رابعہ چچی کی طبیعت خراب تھی وہ وہیں گئی ہوئی ہے۔

نماز پڑھنے کے بعد وہ چچی کے پورشن میں چلا آیا تھا۔

"کیسی ہیں آپ طبیعت خراب تھی بتایا نہیں کم از کم؟" انکے آگے جھکتے پیار لیا تھا۔

"بس بیٹا وہیں گھٹنوں کے درد نے کسی کام جوگا نہیں رکھا ہوا ہے سیم بتا رہی تھی کہ تم بھی شہر سے باہر ہو۔"

رابعہ چچی نے کہتے ساتھ گویا اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

سامعہ کے سفید جھوٹ پہ وہ تلملا کے رہ گیا تھا۔

ان سے ملنے کے بعد اس نے کچن کا رخ کیا جہاں پہ کچن سمیٹنے کی تگ و دو میں تھی۔

"پانی مل سکتا ہے؟"

Kitab Nagri

اپنے قریب سے ابھرتی آواز پہ وہ اچھلی تھی جہاں وہ بلیک کرتا شلوار پہنے فریش فریش سا اسکے سامنے تھا۔ سامعہ www.kitabnagri.com شش و پنج میں مبتلا ٹھہری تھی جہاں وہ اگر پلٹتی تو اسکے سینے سے ٹکراتی اور بنا مڑے وہ اسے پانی کہاں سے لا کے دیتی۔

سنک کا پانی ضائع ہو رہا تھا وہ شاید بھول چکی تھی کہ وہ کیا کام رہی تھی۔

رومان نے ہاتھ بڑھائے نل بند کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پانی محترمہ گلہ پیاس کی شدت سے خشک ہو رہا ہے۔"

رومان کی جتلاتی آواز پہ وہ پلٹی تھی اور توقع کے عین مطابق اس سے لگ کے کھڑی تھی۔

"راستہ دیں تو پانی دوں۔"

انتہائی خشونت سے وہ اس سے مخاطب ہوئی۔

"پیاس ہی تو بجھانی ہے وہ کسی اور طریقے سے بھی ختم کرنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔"

رومان کی معنی خیز بات اسے سر تا پیر سرخ کر گئی تھی۔

"ہٹیں۔"

وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے دھکیلنے لگی تھی جب رومان نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے قبضے میں کر لیے۔

"روم میں کیوں نہیں آرہی بنا بتائے یہاں ڈیرے جمانے کا مقصد۔"

براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا گیا۔

"ضرورت ہی کیا پہلے بھی تو رہ رہی تھی یہی۔"

اب وہ نجانے شادی سے پہلے کی بات کر رہی تھی یا بعد کی۔

"ضرورت تو ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کہتے ساتھ اس نے اسکی کانوں کی لو کو ہولے سے لبوں سے چھوا تھا۔

سامعہ اسکی حرکت پہ کتراتے ہوئے رخ موڑ گئی۔

"جی مما"

سامعہ کے اچانک بولنے پہ وہ بے اختیار پیچھے ہٹا تھا۔سامعہ تیزی سے وہاں سے ہٹتی کچن سے نکلی تھی۔

وہ اسے بآسانی بیوقوف بنا گئی تھی رومان کو اسکی حرکت یاد آئی اس شرارت پہ ہنسی بھی آئی تھی۔

یونہی دوسرا اور تیسرا عشرہ بھی گزر گیا تھا۔

لیکن وہ وہاں نہیں آئی تھی۔

رومان کی غیر موجودگی میں دن کا تمام تر وقت اسکا دونوں پورشن میں گزرتا تھا۔

رومان نے اسے اتنا زچ کیا تھا اب یقیناً وہ بدلے اتار رہی تھی۔

وہ مغرب کی نماز سے فارغ ہوتی باہر آئی تو مختلف آوازوں کا ملا جلا شور اسے اپنی جانب متوجہ کر گیا۔

"حد ہے سیم کیا فائدہ ہوا ہمیں تمہیں اپنے گھر لے جانے کا بر جمان تو آپ یہی پہ ہیں۔"

ریحان نے اسے دیکھتے شکوہ کیا تھا۔

"اور نہیں تو کیا ہم نے اتنا مس کیا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

عائشہ کے ڈرامے پہ اس نے آنکھیں دکھائیں چوبیس گھنٹے وہ یہاں پائی جاتی تھی۔

"ہم سے کوئی ناراضگی ہے بیٹا جانی جو اپنے پورشن آنا

ہی بھول گئیں۔"تائی اماں کی بات اسے شرمندہ کر گئی۔

"اگر اس نالائق نے کچھ کہا ہے تو بتاؤ ہم ابھی اسکی کلاس لیتے ہیں۔"

بڑے ابو کی بات پہ وہ گھبرائی تھی۔

"نن نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس وہ مما۔۔"

رابعہ نے ملتجیانہ نگاہ رابعہ چچی پہ ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔

"چلو نا سیم چاند دیکھتے ہیں۔"عائشہ نے اسکی مشکل آسان کرتے اسے مزید سوالوں سے بچاتے اسے کھینچتے ہوئے

چھت پہ لے گئی ریحان بھی انکے ہمراہ تھا۔

"مجھے تو کچھ نظر نہیں آرہا عائش۔"

کافی دیر صاف آسمان کو دیکھنے کے بعد مایوسی سے کہتے تو وہ پلٹی تو اپنے سامنے موجود رومان کو دیکھتے ٹھٹکی پھر اسے

اگنور کرتے آگے بڑھنا چاہا تھا۔

عائشہ اور ریحان جان بوجھ کے اسکے ساتھ ڈبل گیم کر گئے تھے وہ دل میں ان سے نالاں ہوئی۔

رومان نے اسکا گریز جانا تو اسے ہاتھ سے پکڑتے اپنے سامنے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ مجھے کیا ھو گیا...

یہ کیسا ھے نشہ..

تیری چاہتوں کا..

میں اس قدر..

دیوانا ھو گیا..

میرے جذبات بھی..

اب میرے نہیں رھے..

وہ پرستش کرتے ہیں..

تیرے جذبوں کی ..

تیرے حسن کی .

تیری آنکھوں کی ..

اگر تو چاہے میں ..

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

لوٹا دوں اپنی زندگی ..

تیری چاہت کی راہ میں ..

بس اور کچھ نہیں .. ..

میرے ہمنوا، میرے ہم سفر ..

مجھ کچھ دیر رہنے دے ..

اپنے پہلو میں ..

اپنی باہوں کے حصار میں ..۔۔

رومان نے اسکا راستہ روکے دھیموں سروں میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔

آج وہ حیران کرنے پہ تلا تھا۔

پہلے جہاں وہ انگارے چباتا نظر آتا تھا آج اسکا بدلہ روپ سامعہ کے دل کے تار چھیڑ گیا تھا۔

وہ حیران سی اسے تک رہی تھی "تو کیا انہوں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے دوسری شادی کا؟"

وہ خود سے ہمکلام تھی۔

"آپکا چاند یہاں ہے محترمہ اسے دیکھنا تو آپ گوارہ ہی نہیں کر رہیں۔" رومان نے اسے چھیڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا کیوں وہ تو کسی اور کا چاند بننے کے چکروں میں ہیں۔" ٹکا سا جواب دیتے وہ اپنا ہاتھ چھڑا گئی۔

"ہیں ہیں یہ کب ہوا بتانا ذرا؟"

اسکے دیے جھٹکے سے سنبھلتے وہ اسکا راستہ دوبارہ سے روک گیا تھا۔

"سن لیا تھا میں نے سب جہاں آپ چچی جان کو بتا رہے تھے کہ آپ مجھ سے تھک گئے ہیں جانا چاہتے۔۔"

آنسوؤں نے اسکی بات پوری نہیں کرنے دی تھی۔

رومان کا دل کیا اسکی عقل پہ ماتم کرے۔

"خود خود سے سب سوچ لیا تھا مجھے بد کردار سمجھ لیا کوئی وضاحت بھی نہیں دینے دی۔"

وہ روتے ہوئے مزید شکوہ کر گئی۔

"مجھے جب کسی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں تھی تمہیں اگر یہ لگ رہا ہے کہ ازمیر کی فضول گوئی پہ میں غصہ تھا تو یہ تمہاری غلطی تھی محترمہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔"

رومان کا وہی انگارے چباتا انداز لوٹ آیا تھا۔

"تو پھر؟ اچانک سے آپکو مہندی سے الرجی اور چوڑیوں کہ کھنک سے چڑ ہو گئی۔"

سامعہ کوئی ادھار رکھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"محرم کیلیئے رخ روشن کا دیدار کروانے کی تکلیف تھی ازمیر کی ایک پکار کافی تھی۔"

وہ اسکا میسج پڑھ چکا تھا تبھی طنز کرتے کہا۔

"اور آپ نے جو کچھ کوئی پہلی رات کی دلہن کے ساتھ کیا کبھی کوئی ایسا کرتا ہے کیا؟"

سامعہ کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی تھیں۔

"سیم"

رومان نے ہونٹوں سے اسکی آنکھوں سے موتی چنے۔

جذبوں سے بھرپور آواز دل نے بے اختیار لبیک کہا تھا۔

"پتا نہیں یہ عائش کہاں رہ گئی۔"

خجالت مٹانے کو بولی تھی۔

"تمہارے لیے دنیا کا ہر بندہ اہم ہے سوائے میرے۔"

رومان کے شکوے پہ شاکی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اور آپنے بارے میں کیا خیال ہے اتنی غیر اہم تھی آفس میں لاک کر کے چلے گئے۔"

سامعہ کے شکوؤں کی لمبی لسٹ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میری کوئی حثیت نہیں جہاں میری ضرورت تھی وہاں بھی ریحان کو اہمیت دی گئی۔"

بات کا آغاز سامعہ نے کیا تو اسے اگنور کرتے ریحان کے گلے لگنے والی بات یاد دلائی۔

اچانک سے آسمان پہ رنگ برنگی پٹاخوں نے سماں باندھا تھا جو اس بات کا اظہار تھا کہ چاند نظر آ گیا ہے۔

"چاند مبارک ہو میرے چاند کو۔"

وہ جو آسمان پہ جے رنگوں سے محظوظ ہو رہی تھی رومان کی سرگوشی اسکے اندر طمانیت بھر گئی تھی۔

"آپکو بھی۔"وہ شرمگیں انداز میں بولی تھی۔

"ایسے کیسے بھلا ہمارے ہاں گلے لگ کے مبارکباد دینے کا رواج ہے۔"رومان اپنے درمیان حائل فاصلے کا اشارہ کیا تو وہ بلش ہوتی رخ موڑ گئی۔

رمضان کا سایہ سمٹا تو ریحان کی مستی عروج پہ تھی۔

"اب رہنا ہے دل میں تیرے ہی مجھے،

اب رہنا ہے سنگ تیرے ہی مجھے۔۔۔۔۔"

گانے کے بول سامعہ کے دل کی عکاسی کر رہے تھے جہاں رومان نے اسکی فرمائش پہ سر تسلیم خم کیے اسے کھلکھلانے پہ مجبور کر دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

غلط فہمیوں کا غبار چھٹا تو زندگی ایک دم خوبصورت نظر آنے لگی تھی جہاں وہ اسکے بازو میں سمٹے اپنی آنے والی زندگی کو اچھے طریقے سے خوش آمدید کہنے والی تھی۔

ختم شد

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com